مالِ تجارت پر زکاۃ کے موضوع پر ایک عام فہم اور منفرد مقالہ
مالِ تجارت پر زکوٰۃ
تالیف: محمد محمود نقشبندی تونسوی عفی عنہ
VectorStock

تحقیقی مقالہ برائے شہادت العالمیہ (سال دوم) تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

مالِ تجارت پر زکوٰۃ

مقالہ نگار

محمد محمود خان نقشبندی عفی عنہ

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ

جمال سرور کالونی ڈیرہ غازیخان

سیشن نمبر

2019/2018

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین

شرف انتساب

احقر اپنی اس حقیر سی کوشش کو

شہنشاہِ اقلیمِ ولایت، تاجدارِ ملک حقیقت، قیومِ زمانی ،عارف ربانی، غوثِ صمدانی حضرت شیخ احمد مجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کے نامِ نامی کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے جنکے فیض سے اس ناچیز کے دل میں شریعت مطہرہ وسنت مبارکہ کی محبت راسخ ہو گئی

گردن نہ جھکی جسکی جہانگیر کے آگے

جسکے نفس گرم سے ہے گرمی احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان

اللہ نے بروقت کیا جسکو خبردار

احب الصالحین ولست منهم

لعل الله يرزقني الصلاح

محمد محمود نقشبندی عفی عنہ

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونؤمن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، اختاره لوحيه، وانتخبه لرسالته، وفضله على جميع خلقه، رفع ذكره مع ذكره في الأولى، وجعله الشافع والمشفع في الآخرة، أفضل خلقه نفساً، وخيرهم نسباً وداراً، فصلى الله على نبينا كلما ذكره الذاكرون، وغفل عن ذكره الغافلون، وصلى الله عليه في الأولين والآخرين أفضل وأكثر وأزكى ما صلى على أحد من خلقه وزكانا وإياكم بالصلاة عليه أفضل ما زكى أحداً من أمته بصلاته عليه، والسلام عليه ورحمة الله وبركاته.

أما بعد!فقد قال الله تعالٰی : **وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ-/وفی مقام آخر: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ،/ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا/**

موضوع کی اہمیت:

تخلیقِ انسانی کا حقیقی مقصد حصولِ رضائے الٰہی عزوجل ہے ورضوان من اللہ اکبر، اور اللہ تعالٰی کی رضا اسکے احکامات کی فرمانبرداری میں ہے، اور اسکے احکامات سے مراد " دین اسلام " ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا، الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا- اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔ معلوم ہوا اللہ تعالٰی کی رضا (جو تمام تر کامیابوں کا ضامن ہے) کا حصول دین اسلام کی پیروی کرنے میں ہے۔ اور اسلام پانچ اشیاء سے مرکب ہے چنانچہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔** :"اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

یہی اسلام کی بنیادی ارکان ہیں جن پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے سے اللہ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے، اگر ان میں کسی کا انکار کردے تو کافر قرار پائے گا عمل نہ کرنے کی صورت میں سخت گناہ گار اور عذاب نار کا مستحق، اس میں ایمان اور نماز کے بعد دوسرے نمبر پر زکوۃ کا ذکر فرمااس سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد ذکاۃ اہم رکن ہے، قرآن کریم میں کثیر مواقع پر نماز کے ساتھ ذکاۃ کا ذکر فرمایا، حدیث شریف میں فرمایا : **الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامِ، ذکاۃ اسلام کا پل ہے**

وجہ انتخاب:، افسوس فی زمانہ جس طرح دیگر فرائض دینیہ سے اعراض کیا جارہاہے اسی طرح زکوٰۃ جیسے اہم رکن سے روگردانی کی جارہی ہے، اول تو ایک تعداد زکوٰۃ دیتی ہی نہیں ہے جو دیتے ہیں ان میں سے اکثریت ذکاۃ کے مسائل کے بارے علم نہیں رکھتی، جسکی وجہ سے اس اہم فرض ادا کرنے میں بڑی غلطیاں کرجاتے ہیں بسا اوقات زکوٰۃ از روئے شرع ادا ہی نہیں ہوتی۔ تاجر حضرات اور ذیادہ اس میں غلطیاں کرتے ہیں، بعض ایسے بھی ہیں جنکو اپنے اموال پر ذکاۃ فرض ہونے کا علم ہی نہیں ہے حالانکہ ان پر ذکاۃ فرض ہوچکی ہے، یاد رہے! جس طرح زکاۃ ادا کرنا صاحب نصاب پر فرض ہے اسی طرح اسکے بارے علم سیکھنا بھی فرض، اسی ضرورت کے پیش نظر مقالہ ھٰذا کا انتخاب کیا گیا،

موضوع کا تعارف: مقالے میں امہات الکتب سے بھرپور استفادہ کیا گیا، مقالہ تین ابواب اور چھ فصلوں پر مشتمل ہے جنکا مختصر تعارف درج ذیل ہے،

باب اول: میں پہلی فصل ذکاۃ ادا کرنے کے فضائل واہمیت میں وارد آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ پر مشتمل ہے جبکہ دوسری فصل ذکاۃ ادا نہ کرنے کی وعیدات پر مبنی ہے،

باب ثانی: فصل اول وجوب ذکاۃ کے شرائط پر مشتمل ہے مختصر وضاحت بھی کی گئی۔ فصل ثانی ذکاۃ کے مصارف کے بیان ہے اس میں بھی اختصاراتوضیح کی گئی ہے،

فص ثالث: کی پہلی فصل اموال ذکاۃ اور انکے نصاب کے بیان میں ہے اس میں بھی قدرے تفصیل سے کام لیا گیا، جبکہ دوسری فصل جو مقالے کا اھم حصہ ہے اور درحقیقت یہی موضوعِ تحقیق ہے یہ فصل مال تجارت پر ذکاۃ کا حکم، مال تجارت پر ذکاۃ کے شرائط میں ائمہ اربعہ کی آراء کے بیان ہے، اور احناف کے مذھب کے مطابق اس سے متعلق کثیر الوقوع ضروری مسائل بھی ذکر کیے گئے، اور آخر میں مقالہ خلاصہ مذکورہے،

تحقیق کے بنیادی سوالات:

1۔ قرآن وحدیث میں زکوٰۃ دینے کے کیا کیا فضائل اور نہ دینے کی کون کون سی وعیدیں وارد ہوئیں؟

2۔ زکوٰۃ کب اور کس پر فرض ہوتی ہے اسکے کیا کیا شرائط ہیں؟

3۔ زکاۃ کس کو دی جاسکتی ہے؟ کون کون سے مصارف ہیں انکی تفصیل کیا ہے؟

4۔ مال کتنا ہو تو زکاۃ فرض ہوتی ہے؟

5۔ اموال زکاۃ کی زکاۃ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

6۔ مال تجارت پر زکاۃ کا کیا حکم ہے؟ اس میں مذاھب اربعہ کی کیا کیا شرائط ہیں، ؟ وغیرہ

متعلقہ موضوع پر ہونے والے سابقہ کام کا جائزہ:

اس موضوع پر الحمدللہ کچھ نہ کچھ کام ہوچکا ہے اردو زبان میں معتبر اور مشہور کتاب بہار شریعت، ہے مگر چونکہ اس کتاب کو اب لکھے ہوئے ایک عرصہ ہوچکا ہے۔ ظاہر ہے بہت سے جدید مسائل اسکے بعد پیدا ہوگئے، جنکے حل کے لیے عوام کا اس سے

استفادہ مشکل ہے۔ جدید طرز پر بھی الحمدللہ علماء اہلسنت نے کام کیا ہے جیسے دعوتِ اسلامی کے مفتیان کرام کے فتاوی کی پہلی جلد موسوم ب: فتاوی اہلسنت، اور فیضان ذکوۃ، وغیرہ مگر پھر بھی اس میں مزید کام کی بہت ضرورت ہے خصوصانوپید مسائل کے حل کے لیے،

فہرست مضامین

الباب الاول

زکوۃ کی فضیلت۔ زکوۃ نہ دینے کی وعیدیں۔

الفصل الاول

(زکوٰۃ کے فضائل)

قرآن کریم سے زکوٰۃ کے فضائل

باعث رحمت الٰہی عزوجل:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ترجمہ کنزالایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔(1)

تقویٰ وپرہیزگاری کاحصول:

زکوٰۃ دینے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔قرآنِ پاک میں مُتَّقِین کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں. (2)

مال میں برکت

زکوٰۃ دینے والے کامال کم نہیں ہوتا بلکہ دنیا وآخرت میں بڑھتا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔'(3)'

ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے، وہ جو اپنے

مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔(4)

نصرتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مستحق

زکوٰۃ دینے والا رب کریم کی خاص نصرت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کریگا بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے، وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔(5)

زکوٰۃ دینے والا ھدایت والوں میں سے ہوگا،

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔(6)

احادیث مبارکہ سے زکوٰۃ کے فضائل

حدیث(1)،

وَرُوِيَ عَن عَلْقَمَة رَضِي الله عَنهُ أَنهم أَتَوا رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم إِن تَمام إسلامكم أَن تُؤَدُّوا زَكَاة أَمْوَالكُم۔

ترجمہ: حضرت علقمہؓ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔(7)

فائدہ۔ اسلام کی تکمیل کا زکوٰۃ پر موقوف ہونا ظاہر ہے، کیونکہ اسلام کے مشہور پانچ رکن ہیں، کلمۂ طیبہ کا اقرار، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، توجب تک ایک رکن بھی باقی رہے گا اسلام کی تکمیل نہیں ہو سکتی،

حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ کرو، نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور صلہ ٔرحمی کرتے رہو۔(8)

ایک اور حدیث میں ہے: ایک اَعرابی نے سوال کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجیے جس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز کو اہتمام سے ادا کرتے رہو، فرض زکوٰۃ ادا کرتے رہو، رمضان کے روزے رکھتے رہو۔ ان صاحب نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس میں ذرا بھی کمی زیادتی نہ ہو گی۔ جب وہ چلے گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کا کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر دل خوش ہو وہ اس شخص کو دیکھے۔(9)

حدیث(2)، ۔ **وَعَن عبد الله بن مُعَاوِيَة الغاضري رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ ثَلَاث من فعلهن فقد طعم طعم الْإِيمَان من عبد الله وَحده وَعلم أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَأعْطى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه رافدة عَلَيْهِ كل عَام وَلم يُعْط الهرمة وَلَا الدرنة وَلَا الْمَرِيضَة وَلَا الشَّرْط اللئيمة وَلَكِن من وسط أَمْوَالكُم فَإِن الله لم يسألكم خَيره وَلم يَأْمُركُمْ بشره**

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تین کام کر لے اس کو ایمان کا مزہ آجائے۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور اس کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور زکوٰۃ کو ہر سال خوش دلی سے ادا کرے (بوجھ نہ سمجھے)۔ اس میں (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور یا خارشی جانور یا مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دے، بلکہ متوسط جانور دے۔ اللہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال نہیں چاہتے، لیکن گھٹیا مال کا بھی حکم نہیں فرماتے۔(10)

حدیث(3)

وَعَن جَابر رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُول الله أَرَأَيْت إِن أدّى الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من أدّى زَكَاة مَاله فقد ذهب عَنهُ شَره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم مُخْتَصرا إِذا أدّيت زَكَاة مَالك فقد أذهبت عَنْك شَره- وقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم،

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس مال کی شر اس سے جاتی رہتی ہے(11)

حدیث(4)

وَعَن الْحسن رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم حصنوا أَمْوَالكُم بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبلَاء بِالدُّعَاءِ والتضرع

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مَرْفُوعا مُتَّصِلا والمرسل أشبه-

ترجمہ،

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ، اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور بلا اور مصیبت کی موجوں کا دعا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے استقبال کرو۔ رواہ أبو داود في المراسیل، ورواہ الطبراني والبیهقي وغیرهما عن جماعة من الصحابة مرفوعاً متصلاً والمرسل أشبه، کذا في الترغیب۔(12)

حدیث(5)

وَعَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ إِذا أدّيت الزَّكَاة فقد قضيت مَا عَلَيْك وَمن جمع مَالا حَرَامًا ثمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيهِ أجر وَكَانَ إصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

ترجمہ: حضورِ اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب تو مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو جو حق (واجب) تجھ پر تھا وہ تو ادا ہو گیا۔ (آگے صرف نوافل کا درجہ ہے) اور جو شخص حرام طریقہ (سود، رشوت وغیرہ) سے مال جمع کر کے صدقہ کرے اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے، بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔(13)

فائدہ: اس حدیث میں دو مضمون وارد ہوئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ واجب کا درجہ زکوٰۃ کا ہے، اس کے علاوہ جو درجات ہیں وہ صدقات اور نوافل کے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص زکوٰۃ کو ادا کر دے اس نے اس حق کو تو ادا کر دیا جو اس پر واجب تھا، اس سے زیادہ جو ادا کرے وہ افضل ہے۔ (کنز العمال)

حدیث (6)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الجَنَّةَ، قَالَ: «تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ» قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا» حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا،

ترجمہ: حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اَعرابی سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمایئے کہ جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں ''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نَماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔'' یہ سن کر اعرابی نے کہا'' اس ذات پاک کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔'' پھر جب وہ اَعرابی لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔'(14)'

حدیث (7)

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ اللَّيْثِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا خَالِدٌ، عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ، يَقُولَانِ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى، فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، ثُمَّ قَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي

الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ، وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ، إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَقِيلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ "

ترجمہ: حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور ابو سَعِید رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا،'' قسم ہے اس ذات کی! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سرِاقدس کو جھکا لیا تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنا سر جھکا لیا اور رونے لگا حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حلف کیوں اٹھایا؟ پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر انور اٹھایا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ایسی مسرت تھی جو ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی پھر ارشاد فرمایا،'' جو شخص پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے مال سے زکوۃ نکالے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔(15)

حدیث(8)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ أُمَّتِهِ: " «اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ ". قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالْأَمَانَةُ، وَالْفَرْجُ، وَالْبَطْنُ، وَاللِّسَانُ» ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ: لَا يُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قُلْتُ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

ترجمہ: حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا،'' تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا۔'' میں نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ چھ چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا،'' نماز ادا کرنا، زکوۃ دینا، امانت لوٹانا، شرمگاہ، پیٹ، اور زبان کی حفاظت کرنا۔(16)''

حدیث(9)

وَعَن عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِي الله عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل من قضاعة إِلَى رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ إِنِّي شهِدت أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَأَنَّك رَسُول الله وَصليت الصَّلَوَات الْخمس

وَصمت رَمَضَان وقمته وآتيت الزَّكَاة فَقَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم من مَاتَ على هَذَا كَانَ من الصديقين وَالشُّهَدَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَاد حسن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَابْن حبَان وَتقدم لَفظه فِي الصَّلَاة

ترجمہ: حضرتِ سیدنا عمرو بن مُرَّہ جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے سے ایک شخص شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور اس میں قیام کرتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔'' تو سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جو اِن اعمال پر مرے گا وہ صدیقین اور شہداء میں لکھا جائے گا۔'(17)'

حدیث(10)

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَا: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَا: ثنا حُبَيِّبُ بْنِ حَبِيبٍ أَخُو حَمْزَةَ الزَّيَّاتُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ»

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر وبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا،''جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے جنت میں داخل ہوگا۔'''(18)'

حوالہ جات

(1): (القرآن الكريم پ٩،الاعراف١٥٦)

(2): .(پ١،البقرۃ:٣)

(3): (پ٢٢،سبا:٣٩)

(4): (پ٣،البقرۃ:٢٦١،٢٦٢)

(5): (پ ١٧،الحج:٤٠،٤١)

(6): (پ١٠،التوبۃ: ١٨)

(7): الترغیب والترھیب ،کتاب الصدقات ،باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ،الحدیث1113،ج1،ص301،مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت

(8): صحیح بخاری ،باب وجوب الزکوٰۃ،الحدیث **1396،ج1،ص104، لناشر: دار طوق النجاة،**

(9): صحیح بخاری ،باب وجوب الزکوٰۃ،الحدیث1397،ج1، **لناشر: دار طوق النجاة،**

(10): ،**(الترغيب والترھيب كتاب الصَّدقَات التَّرْغِيب فِي أَدَاء الزَّكَاة وتأكيد وُجُوبهَا،ج1،ص302**

(11):): الترغیب والترھیب ،کتاب الصدقات ،باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ،الحدیث1111،ج1،ص301،مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت

(12) **الترغيب والترھيب كتاب الصَّدقَات التَّرْغِيب فِي أَدَاء الزَّكَاة وتأكيد وُجُوبهَا،ج1،ص301 الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت**

(13): **والترھيب كتاب الصَّدقَات التَّرْغِيب فِي أَدَاء الزَّكَاة وتأكيد وُجُوبهَا،ج1،ص303 الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت**

(14): (بخاری ، کتاب الزکاۃ،باب وجوب الزکاۃ، رقم ٩٧ ١٣،ج2، ص104 ، **الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي الطبعة: الأولى، 1422هـ)**

(15): ' (نسائی ،کتا ب الزکاۃ، با ب وجوب الزکاۃ،ج5، ص 2' **الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب)**

(16): (مجمع الزوائد ، باب فر ض الصلاۃ،رقم ١٦١٧،ج 1، ص٣٩٢)**الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة**

(17): (الترغیب والترہیب،کتاب الصدقات ، باب فی اداء الزکاۃ، رقم 1119، ج١ ،ص ٣٠٢) **الناشر: دار الكتب العلمية**
– بيروت:

(18): (المعجم الکبیر ، رقم ١٢٦٩٢،ج١٢، ص ١٠٦ **دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة)**

الفصل الثانی

(زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدیں)

قرآن سے زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدیں

آیۃ نمبر1

وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿6﴾ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔(1)

آیۃ نمبر2

وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ہُوَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ لِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿180﴾٪

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔(2)

آیۃ نمبر3

یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡہَا فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِہَا جِبَاہُہُمۡ وَ جُنُوۡبُہُمۡ وَ ظُہُوۡرُہُمۡ ؕ ہٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ﴿35﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔(3)

احادیث سے زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدیں

حدیث(1) وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ [ص:681] سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ»

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ»

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ، وَلَا غَنَمٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ، وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ»

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: " الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ، أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ، عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ، وَكُتِبَ لَهُ، عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا، أَوْ شَرَفَيْنِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ، عَدَدَ مَا شَرِبَتْ، حَسَنَاتٍ "

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ، إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ»: {فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ} (4)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''سونے چاندی کا جو مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی چٹانیں نصب کی جائیں گی اور انہیں جہنم کی آگ میں تپا کر اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغا جائے گا۔'' (مطلب یہ کہ ان کے جسموں کو چٹانوں کے برابر پھیلا دیا جائے گا) ''جب بھی وہ آگ کی چٹانیں ٹھنڈی ہوں گی تو انہیں دوبارہ اسی طرح گرم کر لیا جائے گا یہ عمل اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار (50,000) سال ہے یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور یہ اپنا ٹھکانا جنت یا جہنم میں دیکھ لے۔'' عرض کی گئی کہ ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! اور اگر اونٹ ہوں تو (کیا حکم ہے)؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اسی طرح اگر اونٹوں کا مالک بھی ان کا حق (یعنی زکوۃ) ادا نہ کرے اور اونٹوں کا حق یہ ہے کہ جس دن انہیں پانی پلانے لے جایا جائے تو ان کا دودھ دوہا جائے (اور مساکین کو پلایا جائے) تو (زکوۃ ادا نہ کرنے والے) ایسے شخص کو قیامت کے دن اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ خوب فربہ ہو کر آئیں گے ان کا کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا وہ اسے اپنے قدموں سے روندیں گے اور اپنے مونہوں سے کاٹیں گے جب ان کا ایک گروہ گزر جائے گا تو دوسرا آ جائے گا اور یہ عمل اس پورے دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار (50,000) سال ہے یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے اور وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے۔''

عرض کی گئی: ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! اگر گائے اور بکریاں ہوں تو (کیا حکم ہے)؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: '' گائے اور بکریوں والا اگر ان کا حق ادا نہ کریگا تو قیامت کے دن اسے چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اور گائے، بکری میں کوئی چیز کم نہ ہو گی (یعنی ان کے سب اعضاء سلامت ہوں گے) خواہ اُلٹے سینگوں والی ہو یا بغیر سینگوں والی یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والی، سب اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی جب ان کی ایک جماعت گزر جائے گی تو دوسری آ جائے گی اور یہ عذاب اس پورے دن میں ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار (50,000) سال ہو گی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے۔''

پھر عرض کی گئی: ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! اگر گھوڑے ہوں تو (کیا حکم ہے)؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: (۱) وہ جو اپنے مالک کے لئے بوجھ (یعنی گناہ) ہیں (۲) وہ جو اس کے چھٹکارے کا سبب ہیں اور (۳) وہ جو اجر و ثواب کا باعث ہیں۔ جو گھوڑے مالک پر بوجھ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: جنہیں مالک نے دکھاوے، تکبر اور مسلمانوں سے دشمنی کے لئے باندھا ہو یہ اس کے لئے بوجھ ہیں، جو گھوڑے مالک کے لئے نجات کا سبب ہیں وہ یہ ہیں: (5)

حدیث(2)

، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: " لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ،

يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَغِثْنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ "،

ترجمہ: حضورِ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دن میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بڑبڑانے والا اونٹ ہو اور وہ مجھ سے یہ کہہ رہا ہو، ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میری فریاد رسی فرمائیے۔'' تو میں کہوں گا: '' میں اللہ عزوجل کے مقابلے میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا۔''

قیامت کے دن میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر ممیانے والی بھیڑ یا بکری ہو اور وہ مجھ سے یہ کہہ رہا ہو، ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میری فریاد رسی فرمائیے۔'' تو میں کہوں گا: ''میں اللہ عزوجل کے مقابلے میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا۔''

قیامت کے دن میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر ڈکرانے والی گائے ہو اور وہ مجھ سے یہ کہہ رہا ہو، ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میری فریاد رسی فرمائیے۔'' تو میں کہوں گا، ''میں اللہ عزوجل کے مقابلے میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا۔''

(پھر ارشاد فرمایا) قیامت کے دن میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کپڑے کے چیتھڑے ہوں اور وہ مجھ سے یہ کہہ رہا ہو، ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میری فریاد رسی فرمائیے۔'' تو میں کہوں گا، ''میں اللہ عزوجل کے مقابلے میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا۔''

(پھر ارشاد فرمایا) تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو کہ جو قیامت کے دن اِس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی خاموش شئے (جیسے سونا چاندی) ہو، پس وہ شخص کہے: ''یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میری مدد فرمائیے۔'' تو میں کہوں گا، '' میں اللہ عزوجل کے مقابلے میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں۔'(6)'

حدیث(3)

: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهِ صَفَائِحُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ يُكْوَى بِهَا جَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى جُنَّةٍ وَإِمَّا إِلَى نَارٍ

ترجمہ: : شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک جہنمی اژدھا اس پر مسلط کر دیا جائے گا اور اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ پر داغا جائے گا یہ عمل اس پورے دن میں ہوتا رہے گا جس کی مقدار 50,000 سال ہو گی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔'(7)'

حدیث(4)

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَائِلَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: «أُمِرْنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَا صَلَاةَ لَهُ»

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ''ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جس نے زکوٰۃ ادا نہ کی اس کی کوئی نماز نہیں۔'(8)'

حدیث(5)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ أَنَا كَنْزُكَ الَّذِي تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ يَدَهُ، فَيَقْضَمُهَا، ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ،

ترجمہ: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی صورت میں بدل دیا جائے گا، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نکتے ہوں گے، وہ اس سے چمٹ جائے گا یا اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا: ''مَیں تیرا خزانہ ہوں، مَیں تیرا خزانہ ہوں۔''(9)

حدیث(6)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ، إِلَّا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتَّى يُطَوِّقَ عُنُقَهُ» ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ} (10) الْآيَةَ

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کافرمانِ عالیشان ہے: ''جو بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو اس کا وہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس شخص کی گردن میں ہار بن جائے گا۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر خاتم المرسلین، رحمۃ للعٰلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ہُوَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَلِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾

: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔(11)

حدیث(7)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ، وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ "

ترجمہ: رسولِ انور، صاحبِ کوثر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کافرمانِ عالیشان ہے: ''اے گروہ مہاجرین! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہو گئے تو تم پر مصیبتیں نازل ہوں گی، میں اللہ عزوجل سے پناہ چاہتا ہوں کہ تم انہیں پاؤ:
(۱) جب بھی کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہوئی اور وہ اسے اعلانیہ کرنے لگے تو ان میں ایسے امراض پھوٹ پڑے جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھے (۲) جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو ان کی پکڑ قحط سالی، سخت تکلیف اور حکمرانوں کے ظلم سے کی گئی (۳) جن لوگوں نے اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دی ان سے آسمان کی بارش روک لی گئی اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی (۴) جن لوگوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا عہد توڑا ان پر غیر قوم

سے دشمن کو مسلط کر دیا گیا تواس نے ان کا مال چھین لیا اور (۵) جس قوم کے حکمرانوں نے اللہ عزوجل کی کتاب کے خلاف فیصلے کئے اللہ عزوجل نے ان کے درمیان آپس کے جھگڑے ڈال دیئے۔(12)'

فرمان امام اہلسنت:

! زکوۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وَہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، اعلیٰحضرت ، اِمامِ اَہلسنّت ، مولیٰناشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن قراٰن و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں ،''خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوۃ نہ دی جائے ،روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں ، کروٹیں ، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر ،پستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا ،گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خبیث خونخوار اژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا ، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال ، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اسکا سارا بدن چباڈالے گا۔ والعِیاذ باللہ رب العٰلمین۔(13) میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ زکوۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز ! کیا خدا و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھّا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے ، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کرکے بدن پر رکھ کر دیکھ ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت ، کہاں یہ ہلکا سا چِہکا(یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے ولا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔(14)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت لکھتے ہیں : غرض زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنا چاہے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں۔

حوالہ جات

(1): (پ24، حم سجدہ:6،7)

(2): (پ 4، آل عمران:180)

(3) (پ10، التوبہ:35)

(4) **[الزلزلة: 8]**

(5) (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ،باب اثم مانع الزکاۃ، الحدیث24ص680**الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت**)

(6) (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ،باب غلظ تحریم الغلول، الحدیث: ۴۷۳۴،ص۱۰۰۶)

(7) (صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ،باب الوعید -----الخ،الحدیث: 3253،ج8ص44 **الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت**

(8) (المعجم الکبیر،الحدیث:۱۰۰۹۵،ج۱۰،ص۱۰۳)

(9) (سنن النسائی، کتاب الزکاۃ،باب مانع زکاۃ مالہ ،الحدیث: ۲۴۸۳،ص۲۲۴۸الناشر: مكتب **المطبوعات الإسلامية – حلب)**

(10) (پ 4، آل عمران:180)

(11) **سنن ابن ماجه،ج1، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ ص568**، الناشر: دار إحياء الكتب العربية
(12) (سنن ابن ماجہ،ابواب الفتن ، باب العقوبات ،الحدیث: ۴۰۱۹،ج 2ص1332 **الناشر: دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي)**

(13) (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج۱۰ص ۱۵۳)

14)-(اَیضاً ص۱۷۵)

الباب الثانی

وجوب زکوٰۃ کے شرائط، زکوٰۃ کے مصارف

الفصل الاول

(وجوبِ زکوٰۃ کی شرائط)

زکوٰۃ کے وجوب کی شرائط

زکوۃ کے وجوب کی شرائط ذکر کرنے سے قبل مناسب ہے کہ زکوۃ کا لغوی واصطلاحی معنی اور زکوۃ کا حکم اختصار اذکر کیا جائے،

زکوٰۃ کا لغوی معنی: زکوۃ کا لغوی معنٰی "نشو ونما" "بڑھوتری" اور "اضافہ "زکا یزکو زکاۃ وزکاء سے ماخوذ ہے،اسی سے حضرت علی کا قول ہے: الْعِلْمُ يَزْكُو بِالإِنْفَاقِ. : **علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے،**

چنانچہ الموسوعۃ الفقیہ الکویتیہ میں ہے، الزَّكَاةُ لُغَةً: النَّمَاءُ وَالرِّيعُ وَالزِّيَادَةُ، مِنْ زَكَا يَزْكُو زَكَاةً وَزَكَاءً، وَمِنْهُ قَوْل عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الْعِلْمُ يَزْكُو بِالإِنْفَاقِ.(1)

زکوٰۃ کا اصطلاحی معنی: **هي تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمي ولا مولاه من قطع المنفعة عن الملك من كل وجه لله تعالى:**

زکاۃ شریعت میں اللہ (عزوجل) کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کر لے۔ (2)

زکوٰۃ کا حکم: زکاۃ فرض ہے، اُس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔(3)

زکوٰۃ کے وجوب کے شرائط:

زکاۃ واجب ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) مسلمان ہونا، (۲) بلوغ۔ (۳) عقل (۴) آزاد ہونا۔ (۵) مال بقدر نصاب اُس کی مِلک میں ہونا،
(٦) پورے طور پر اُس کا مالک ہو یعنی اس پر قابض بھی ہو۔ (۷) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا۔ (۸) نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔ (۹) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً (۱۰) سال گزرنا،(4)

شرائط کی تفصیل:

پہلی شرط "مسلمان ہونا" کی وضاحت:

☜ زکوۃ دینے والا کا مسلمان ہونا ضروری ہے، کافر پر زکوۃ فرض نہیں، کیونکہ زکوۃ ایک عبادت ہے اور کفار پر عبادت نہیں (شرط یعنی ایمان کے مفقود ہونے کی وجہ سے) اگر کوئی کافر مسلمان ہوا تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ زمانہ کفر کی زکاۃ ادا کرے (5)

معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا تو زمانہ اسلام میں جو زکاۃ نہیں دی تھی ساقط ہو گئی (6)

دوسری اور تیسری شرط "بلوغ و عقل" کی وضاحت:

☜ نابالغ پر زکاۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو گھیر لے تو زکاۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اوّل آخر میں افاقہ ہوتا ہے، اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گذرتا ہے تو واجب ہے، اور جنون اگر اصلی ہو یعنی جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہو گا۔ یوہیں اگر عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیر لیا تو جب افاقہ ہو گا اس وقت سے سال کی ابتدا ہو گی۔ (7)

☜ : بوہرے پر زکاۃ واجب نہیں، جب کہ اسی حالت میں پورا سال گزرے اور اگر کبھی کبھی اُسے افاقہ بھی ہوتا ہے تو واجب ہے۔ جس پر غشی طاری ہوئی اس پر زکاۃ واجب ہے، اگرچہ غشی کامل سال بھر تک ہو: (8)

چوتھی شرط "آزاد ہونا" کی وضاحت:

☜ غلام پر زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ ماذون ہو (یعنی اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو) یا مکاتب (یعنی وہ غلام جس کا آقا مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کر لے) یا ام ولد (یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے) یا مُستسعے (یعنی غلام مشترک جس کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور چونکہ وہ مالدار نہیں ہے، اس وجہ سے باقی شریکوں کے حصے کما کر پورے کرنے کا اُسے حکم دیا گیا) (9)

پانچویں شرط "مال بقدر نصاب اُس کی مِلک میں ہونا" کی وضاحت:

اگر نصاب سے کم ہے تو زکاۃ واجب نہ ہوئی۔ (10)

چھٹی شرط "پورے طور پر اُس کا مالک ہو یعنی اس پر قابض بھی ہو" کی وضاحت:

☜: جو مال گم گیا یا دریا میں گِر گیا یا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے یا مدیُون نے دَین سے انکار کر دیا اور اُس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ اموال مل گئے، تو جب تک نہ ملے تھے، اُس زمانہ کی زکاۃ واجب نہیں۔(11)

☜: اگر دین ایسے پر ہے جو اس کا اقرار کرتا ہے مگر ادا میں دیر کرتا ہے یا نادار ہے یا قاضی کے یہاں اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا یا وہ منکر ہے، مگر اُس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا، سالہائے گزشتہ کی بھی زکاۃ واجب ہے۔(12)

☜: جو مال تجارت کے لیے خریدا اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ کے قبل مشتری پر زکاۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی زکاۃ واجب ہے۔(13)

ساتویں شرط "نصاب کا دَین سے فارغ ہونا۔" کی وضاحت

: ☜ ؛ نصاب کا مالک ہے مگر اس پر دَین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتی تو زکاۃ واجب نہیں، خواہ وہ دَین بندہ کا ہو، جیسے قرض، زرِ ثمن (2) کسی چیز کا تاوان یا اللہ عزوجل کا دَین ہو، جیسے زکاۃ، خراج مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گذر گئے کہ زکاۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکاۃ واجب ہے دوسرے سال کی نہیں کہ پہلے سال کی زکاۃ اس پر دَین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتی، لہٰذا دوسرے سال کی زکاۃ واجب نہیں۔ یوہیں اگر تین سال گذر گئے، مگر تیسرے میں ایک دن باقی تھا کہ پانچ درم اور حاصل ہوئے جب بھی پہلے ہی سال کی زکاۃ واجب ہے کہ دوسرے اور تیسرے سال میں زکاۃ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں، ہاں جس دن کہ وہ پانچ درم حاصل ہوئے اس دن سے ایک سال تک اگر نصاب باقی رہ جائے تو اب اس سال کے پورے ہونے پر زکاۃ واجب ہوگی۔ یوہیں اگر نصاب کا مالک تھا اور سال تمام پر زکاۃ نہ دی پھر سارے مال کو ہلاک کر دیا پھر اور مال حاصل کیا کہ یہ بقدر نصاب ہے، مگر سال اوّل کی زکاۃ جو اس کے ذمہ دَین ہے اس میں سے نکالیں تو نصاب باقی نہیں رہتی تو اس نئے سال کی زکاۃ واجب نہیں اور اگر اُس پہلے مال کو اُس نے قصداً ہلاک نہ کیا، بلکہ بلا قصد ہلاک ہو گیا تو اُس کی زکاۃ جاتی رہی، لہٰذا اس کی زکاۃ دَین نہیں تو اس صورت میں اس نئے سال کی زکاۃ واجب ہے۔(14)

☜ جو دَین میعادی ہو وہ مذہب صحیح میں وجوب زکاۃ کا مانع نہیں۔(15)

☜ چونکہ عادۃً دَینِ مہر کا مطالبہ نہیں ہوتا، لہٰذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دَینِ مہر ہو جب وہ مالکِ نصاب ہے، زکاۃ واجب ہے۔ خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے جس کی ادا کی کوئی میعاد معیّن نہیں ہوتی، اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہی نہیں، جب تک موت یا طلاق واقع نہ ہو۔(16)

☜ دَین اس وقت مانع زکاۃ ہے جب زکاۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ہوا تو زکاۃ پر اس دَین کا کچھ اثر نہیں۔ (17)

☜ جس دَین کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ مانع زکاۃ نہیں مثلاً نذر و کفارہ و صدقہ فطر و حج و قربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہے زکاۃ واجب ہے، عشر و خراج واجب ہونے کے لیے دین مانع نہیں یعنی اگرچہ مدیُون ہو، یہ چیزیں اس پر واجب ہو جائیں گی۔ (18)

آٹھویں شرط "۔نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو۔" کی وضاحت۔

☜ حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے اس میں زکاۃ واجب نہیں، جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لیے لونڈی غلام، آلات حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہلِ علم کے لیے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لیے غلّہ۔ (19)

☜ ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کریگا اور کام میں اس کا اثر باقی رہے گا، جیسے چمڑا پکانے کے لیے مازو (2) اور تیل وغیرہ اگر اس پر سال گزر گیا زکاۃ واجب ہے۔ یوہیں رنگریز نے اُجرت پر کپڑا رنگنے کے لیے کسم، زعفران خریدا تو اگر بقدر نصاب ہے اور سال گزر گیا زکاۃ واجب ہے۔ پُڑیا وغیرہ رنگ کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس کا اثر باقی نہیں رہے گا، جیسے صابون تو اگرچہ بقدر نصاب ہو اور سال گزر جائے زکاۃ واجب نہیں۔ (20

نویں شرط "مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً" کی وضاحت:

☜ مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً یعنی اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے یعنی اُس کے یا اُس کے نائب کے قبضہ میں ہو، ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اسی لیے پیدا ہی کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں، جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لیے پیدا ہوئے کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لیے مخلوق تو نہیں، مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے، اسے فعلی کہتے ہیں۔ سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت سے سب میں نُمو ہوگا۔ (3) سونے چاندی میں مطلّقاً زکاۃ واجب ہے، جب کہ بقدر نصاب ہوں اگرچہ دفن کرکے رکھے ہوں، تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکاۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیّت ہو یا چرائی پر چھوٹے جانور وبس، خلاصہ یہ کہ زکاۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(۱) ثمن یعنی سونا چاندی۔

(۲) مال تجارت۔

(3) سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور (21

دسویں شرط "سال گزرنا" کی وضاحت:

☜ سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے، مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکاۃ واجب ہے۔ (22)

☜ جو شخص مالک نصاب ہے اگر درمیان سال میں کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اُس نئے مال کا جدا سال نہیں، بلکہ پہلے مال کا ختم سال اُس کے لیے بھی سال تمام ہے، اگرچہ سال تمام سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل کیا ہو، خواہ وہ مال اُس کے پہلے مال سے حاصل ہوا یا میراث وہبہ یا اور کسی جائز ذریعہ سے ملا ہو اور اگر دوسری جنس کا ہے مثلاً پہلے اُس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لیے جدید سال شمار ہوگا، (23)

☜ مالک نصاب کو درمیان سال میں کچھ مال حاصل ہوا اور اس کے پاس دو نصابیں ہیں اور دونوں کا جُدا جُدا سال ہے تو جو مال درمیان سال میں حاصل ہوا اُسے اس کے ساتھ ملائے، جس کی زکاۃ پہلے واجب ہو مثلاً اس کے پاس ایک ہزار روپے ہیں اور سائمہ کی قیمت جس کی زکاۃ دے چکا تھا کہ دونوں ملائے نہیں جائیں گے، اب درمیان سال میں ایک ہزار روپے اور حاصل کیے تو ان کا سالِ تمام اس وقت ہے جب ان دونوں میں پہلے کا ہو (24)،

(1)- : **الموسوعة الفقهية الكويتية،ج23 ص226 وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية - الكويت**

(2) **الدر المختار شرح تنوير الأبصارج1ص127 :دار الكتب العلمية**

(3)، **)** (بہار شریعت ج1 زکاۃ کابیان ص874مکتبۃ المدینہ)

(4)، (بہارشریعت ج1 ص875 مکتبۃ المدینہ)

(5) **(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ج2 ص4 الناشر: دار الكتب العلمية)**

(6) "الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧١. **الناشر: دار الفكر**

(7) الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢.

(8) ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في احكام المعتوه، ج2، ص258 **الناشر: دار الفكر-بيروت)**

(9) 'الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧١، وغيره.

(10) "الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢.

((11) "الدرالمختار"، كتاب الزكاة، ج٣، ص٢١٨.

((12) **)** (بہار شریعت ج1 ص 877مکتبۃالمدینہ)

(13) "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ج2، ص261.
الناشر: دار الفكر-بيروت

(14) الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢-١٧٤**الناشر: دار الفكر**

(15) "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب: الفرق بين السبب والشرط والعلۃ، ج2، ص259 **الناشر: دار الفكر-بيروت**

(16) **)** (بہار شریعت ج1 ص879مکتبۃالمدینہ)
(17) ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب: الفرق بين السبب والشرط والعلۃ، ج2ص259 الناشر: دار الفكر-بيروت

(18) الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الزكاة، مطلب: الفرق بين السبب والشرط والعلۃ، ج2ص259. **الناشر: دار الفكر-بيروت**
(19) **الهداية في شرح بداية المبتدي ج1ص96 الناشر: دار احياء التراث العربي - بيروت – لبنان**

(20) **)** الفتاوى الهنديۃ"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٢.**الناشر: دار الفكر**

(21)) (بہارشریعت ج1 ص882مکتبہ المدینہ)

(22) الفتاوى الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج١، ص١٧٥. **الناشر: دار الفكر**

(23) "الجوہرة النيرة"، كتاب الزكاة، باب الزكاة الخيل، ص120 **الناشر: المطبعة الخيرية**

(24) 'الدرالمختار"، كتاب الزكاۃ، ج٣، ص٢٥٥

الفصل الثانی

(زکوۃ کے مصارف)

زکوٰۃ کے مصارف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾﴾

صدقات فقرا و مساکین کے لیے ہیں اور انکے لیے جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے میں اور تاوان والے کے لیے اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اور مسافر کے لیے، یہ اللہ (عزوجل) کی طرف سے مقرر کرنا ہے اور اللہ (عزوجل) علم و حکمت والا ہے۔ (1)

حدیث: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ، فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ،

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''اللہ تعالیٰ نے صدقات کو نبی یا کسی اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اُس نے خود اس کا حکم بیان فرمایا اور اُس کے آٹھ حصے کیے، (2)

حدیث: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ، أنبأ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنبأ مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: رَجُلٍ عَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ رَجُلٍ مِسْكِينٍ تُصِدِّقَ عَلَيْهِ بِهَا، فَأَهْدَاهَا لِغَنِيٍّ، أَوْ غَارِمٍ أَوْ غَازٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کے لیے:

(۱) اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا یا

(۲) صدقہ پر عامل یا

(۳) تاوان والے کے لیے یا

(۴) جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو یا

(۵) مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا۔'' اور احمد و بیہقی کی دوسری روایت میں مسافر کے لیے بھی جواز آیا ہے۔ (3)

حدیث:

: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: " لَيْسَ لِوَلَدٍ وَلَا لِوَالِدٍ حَقٌّ فِي صَدَقَةٍ مَفْرُوضَةٍ،

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "صدقہ مفروضہ میں اولاد اور والد کا ،(4)

حدیث:

«إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ»

، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نے فرمایا: آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں کہ یہ توآدمیوں کے مَیل ہیں۔،(5)

مصارف زکوٰۃ:

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے مولّفۃ القلوب باجماعِ صحابہ ساقط ہوگئے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تواب اس کی حاجت نہ رہی۔ یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا ،(6)

لہٰذا اب زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔

(۱) فقیر

(۲) مسکین

(۳) عامل

(۴) رقاب

(۵) غارم

(۶) فی سبیل اللہ

(1)ابن سبیل

ان سب کی تعریفات اور مختصر تشریح حسب ذیل ہیں،

(1)فقیر:

☜ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تواُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو، مثلاً رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے خدمت کے لیے لونڈی غلام، علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جواس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جس کا بیان گزرا۔ یوہیں اگر مدیُون ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، تو فقیر ہے اگرچہ اُس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔،(7)

☜ : فقیر اگر عالم ہو تو اُسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ مگر عالم کو دے تواس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدّ نظر ہو، ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذاللہ عالمِ دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔،(8)

(2)مسکین:

☜مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے، فقیر کو سوال ناجائز کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اُسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے،(9)

۔(3)**عامل:**

☜عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکاۃ اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا، اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اُس کو اور اُس کے مددگاروں کا متوسط طور پر کافی ہو، مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہوجائے۔'،(10)

(4)**رقاب**

☜رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مالِ زکاۃ سے بدلِ کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے (فی زمانہ مصارف کی یہ قسم نہیں پائی جاتی) ،(11)

،(5)**غارم**

☜ غارم سے مُراد مدیُون ہے یعنی اس پر اتنا دَین ہو کہ اُسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، اگرچہ اس کا اَوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو، مگر شرط یہ ہے کہ مدیُون ہاشمی نہ ہو۔،(12)

(6)**فی سبیل اللّٰہ**

☜فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا اس کی چند صورتیں ہیں، مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زادِ راہ اُس کے پاس نہیں تو اُسے مالِ زکاۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اُس کے پاس مال نہیں اُس کو زکاۃ دے سکتے ہیں، مگر اسے حج کے لیے سوال کرنا جائز نہیں۔

یا طالب علم کہ علمِ دین پڑھتا یا پڑھنا چاہتا ہے، اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہِ خدا میں دینا ہے بلکہ طالبعلم سوال کرکے بھی مالِ زکاۃ لے سکتا ہے، جب کہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو اگرچہ کسب پر قادر ہو۔ یوہیں ہر نیک بات میں زکاۃ صَرف کرنا فی سبیل اللہ ہے، جب کہ بطور تملیک (یعنی جس کو دے، اسے مالک بنا دے۔) ہو کہ بغیر تملیک زکاۃ ادا نہیں ہوسکتی۔۔،(13)

☜ بہت سے لوگ مالِ زکاۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ متولّی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مالِ زکاۃ ہے تاکہ متولّی اس مال کو جُدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اور غریب طلبہ پر صَرف کرے، کسی کام کی اُجرت میں نہ دے ورنہ زکاۃ ادا نہ ہوگی۔،(14)

(7)**ابن السّبیل**

☜ابن السّبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکاۃ لے سکتا ہے، اگرچہ اُس کے گھر مال موجود ہو مگر اُسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں۔ یوہیں اگر مالک نصاب کا مال کسی میعاد تک کے لیے دوسرے پر دَین ہے اور ہنوز میعاد پوری نہ ہوئی اور اب اُسے ضرورت ہے یا جس پر اُس کا آتا ہے وہ یہاں موجود نہیں یا موجود ہے مگر نادار ہے یا

دَین سے منکر ہے، اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہو تو ان سب صورتوں میں بقدرِ ضرورت زکاۃ لے سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ قرض ملے تو قرض لے کر کام چلائے۔ اور اگر دَین معجّل ہے یا میعاد پوری ہو گئی اور مدیُون غنی حاضر ہے اور اقرار بھی کرتا ہے تو زکاۃ نہیں لے سکتا، کہ اُس سے لے کر اپنی ضرورت میں صَرف کر سکتا ہے لہٰذا حاجت مند نہ ہوا۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ قرض جسے عرف میں لوگ دستگرداں کہتے ہیں، شرعاً ہمیشہ معجّل ہوتا ہے کہ جب چاہے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے، اگرچہ ہزار عہد و پیمان و وثیقہ و تمسک کے ذریعہ سے اس میں میعاد مقرر کی ہو کہ اتنی مدت کے بعد دیا جائے گا، اگرچہ یہ لکھ دیا ہو کہ اُس میعاد سے پہلے مطالبہ کا اختیار نہ ہوگا اگر مطالبہ کرے تو باطل و نامسموع ہوگا کہ سب شرطیں باطل ہیں اور قرض دینے والے کو ہر وقت مطالبہ کا اختیار ہے۔،۔(15)

مصارف زکوٰۃ کے متعلق ضروری مسائل:

☜: زکاۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی ایک کو دیدے، خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو اور مالِ زکاۃ اگر بقدرِ نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدرِ نصاب دے دینا مکروہ، مگر دے دیا تو ادا ہو گئی۔ ایک شخص کو بقدرِ نصاب دینا مکروہ اُس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیُون نہ ہو اور مدیُون ہو تو اتنا دے دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔ یوہیں اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے، مگر اہل و عیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔،(16)

☜: زکاۃ ادا کرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے دیں مالک بنا دیں، اباحت کافی نہیں، لہٰذا مالِ زکاۃ مسجد میں صَرف کرنا یا اُس سے میّت کو کفن دینا یا میّت کا دَین ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا، پُل، سرا، سقایہ، سڑک بنوا دینا، نہر یا کوآں کھدوا دینا ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا ناکافی ہے۔،(17)

☜ اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے (۲) اور اپنی اولاد بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی وغیرہم کو زکاۃ نہیں دے سکتا۔ یوہیں صدقہ فطر و نذر و کفّارہ بھی انھیں نہیں دے سکتا۔ رہا صدقہ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے،(18)

☜ عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکاۃ نہیں دے سکتا، اگرچہ طلاق بائن بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہو، جب تک عدّت میں ہے اور عدّت پوری ہو گئی تو اب دے سکتا ہے۔'،(19)

☜ بنی ہاشم کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔ نہ غیر انھیں دے سکے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔

بنی ہاشم سے مُراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبد المطلب کی اولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبد المطلب کا بیٹا تھا، مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔،(20)

☜: ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے، لہٰذا ایسے شخص کو زکاۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔۔،۔(21)

☜زکاۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر اُن کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر اُن کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔،(22)

حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اُمتِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ! قسم ہے اُس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔،(23)

حوالہ جات

،(1)،، پ۱۰، التوبة : ۶۰.

،(2)،، سنن أبي داود''، كتاب الزكاة، باب يعطىٰ من الصدقة وحدالغنى، الحديث: ۱۶۳۰، ج۲،
ص117الناشر: **المكتبة العصرية، صيدا – بيروت**

،(3)،، ''السنن الكبرى'' للبيهقي، كتاب قسم الصدقات، باب العامل على الصدقة ياخذ منها بقدر عمله... إلخ،
الحديث: ۱۳۱۶۷، ج۷، ص۲۳. الناشر: **دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات**

،(4)،، 'السنن الكبرى''، كتاب قسم الصدقات باب المراة تصيرف من زكاتها في زوجها، الحديث: ۱۳۲۲۹،
ج۷، ص۴۵ الناشر: **دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات**

،(5)ـ- ''صحيح مسلم''، كتاب الزكاة، باب ترک استعمال آل النبی على الصدقة، الحديث: ۱۰۷۲،ج2
ص754 الناشر: **دار إحياء التراث العربي – بيروت**

،(6) ـ(*خزائن العرفان*)

،(7) 'الدرالمختار''، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج2، ص339ـ الناشر: **دار الفكر–بيروت**

،(8) (*بہار شریعت ج* 1*ص*924 *مکتبۃ المدینہ*)

،(9) ''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۷.الناشر: **دار الفكر**

،(10) الدرالمختار''، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج2، ص۳۳۴ـ۳۳۶. الناشر: **دار الفكر–بيروت**

،(11) ''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸. الناشر: **دار الفكر**

،(12) ''الدرالمختار''، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج2 ص۳۳۹ الناشر: **دار الفكر–بيروت**

،(13) (*بہار شریعت زکاۃ کا بیان ج* 1*ص*924 *مکتبۃ المدینہ*)

،(14) (*المرجع السابق*)

،(15) (*بہار شریعت زکاۃ کا بیان ج* 1*ص*927 *مکتبۃ المدینہ*)

،(16) ''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸ الناشر: **دار الفكر**

،(17) ''الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج۱، ص۱۸۸ الناشر: **دار الفكر**

،(18) ردالمحتار''، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج2، ص ٣٤٤،

،(19) 'الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الزكاة، باب المصرف، ج2، ص٣٤٥

،،(20) الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٨٩،

(21) (بہار شریعت زکاۃ کابیان ج 1 ص 931 مکتبۃ المدینہ)

،(22) الفتاوى الهندية''، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف، ج١، ص١٩٠.

،(23) ''مجمع الزوائد''، كتاب الزكاة، باب الصدقة... إلخ، ج٣، ص٢٩٧.

الباب الثالث

اموال زکوۃ اور انکے نصاب۔ /۔مال تجارت پر زکوۃ کے متعلق فقہاء کی آراء

الفصل الاول

(اموال زکوٰۃ اور انکا نصاب)

اموال زکوٰۃ

زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(ا) سونا چاندی۔ (کرنسی نوٹ بھی انہی کے حکم میں ہیں بشرطیکہ ان کا رواج اور چلن ہو۔)

(2) مالِ تجارت۔

(3) سائمہ یعنی چرائی پر چھوٹے جانور۔ (1)

سونے چاندی کا نِصاب

☜ سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے، جبکہ چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولے ہے۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے پاس دو سو درہم ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم ہیں اور سونے میں تم پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔'(3)'

☜ نصاب کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگا۔ (4)'

☜ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا مال نصاب سے زائد ہو تو دیکھا جائے گا کہ نصاب سے زائد مال نصاب کا پانچواں حصہ (خُمُس) بنتا ہے یا نہیں؟

☆ اگر بنتا ہو تو اس پانچویں حصے (خُمُس) کا بھی اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوگا۔

☆ اگر زائد مقدار پانچوں حصے (خُمُس) سے کم ہے تو وہ عَفْو ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

مثلاً کسی کے پاس آٹھ تولے سونا ہے تو صرف ساڑھے سات تولے سونے کی زکوٰۃ دینا ہوگی کیونکہ زائد مقدار (یعنی آدھا تولہ) نصاب کے پانچویں حصے (یعنی ڈیڑھ تولہ) کو نہیں پہنچتی ہے اور اگر کسی کے پاس 9 تولے سونا ہو تو وہ 9 تولے کی زکوٰۃ دے گا، کیونکہ یہ زائد مقدار (یعنی ڈیڑھ تولہ) سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ بنتی ہے۔ علی ھذا القیاس (5)'

☜ جو نصاب اور خُمُس سے زائد ہو مگر دوسرے خُمُس سے کم ہو تو عَفْو ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً اگر کسی کے پاس 10 تولے سونا ہو تو وہ صرف 9 تولے کی زکوٰۃ دے گا، دسواں تولہ معاف ہے۔ اور اگر کسی کے پاس ساڑھے دس تولے سونا ہو تو وہ ساڑھے دس تولے کی زکوٰۃ دے گا کیونکہ دوسرا خُمُس مکمل ہو گیا۔ (6)'

☜ اگر مختلف مال ہوں اور کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو تمام مال مثلاً سونا، چاندی یا مالِ تجارت یا کرنسی کو مِلا کر اس کی کل مالیت نکالی جائے گی اور اس کی زکوٰۃ کا حساب اُس نصاب سے لگایا جائے گا جس میں فقراء کا زیادہ فائدہ ہو مثلاً اگر تمام مال کو چاندی شمار کرکے زکوٰۃ نکالنے میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہے تو یہی کیا جائے اور اگر سونا شمار کرنے میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہے تو اسی طرح کیا جائے گا اور اگر دونوں صورتوں میں یکساں بنتی ہے تو اس سے حساب لگائیں گے جس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا رواج زیادہ ہو، پھر اگر رواج یکساں ہو تو زکوٰۃ دینے والے کو اِختیار ہے کہ چاہے تو سونے کے حساب سے زکوٰۃ دے یا چاندی کے حساب سے۔

فتاویٰ شامی میں ہے: ''نصاب کو پہنچانے والی قیمت ضم کے لئے متعین ہوگی دوسرے کی نہیں، اور اگر دونوں سے نصاب پورا ہوتا ہو جبکہ ایک کا زیادہ رواج ہو تو جو زیادہ رائج ہو اسی کے حساب سے قیمت لگائی جائے گی۔(7)'''شرح نقایہ میں ہے: '''اگر دونوں (کا رواج) یکساں ہو تو مالک کو اختیار ہوگا۔''(8)'

اگر مختلف مال ہوں اور ہر ایک نصاب کو پہنچتا ہو تو اس میں 3 صورتیں ممکن ہیں:

پہلی: ہر ایک مال محض مکمل نصاب پر مشتمل ہو، اس سے کچھ زائد نہ ہو، (مثلاً ساڑھے سات تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی ہو) تو ایسی صورت میں اگر ملانا چاہیں تو وہ حساب لگایا جائے گا جس میں زکوٰۃ زیادہ بنتی ہو۔(9)'

دوسری: نصاب کو پہنچنے کے بعد تمام اقسام کے مال کی کچھ مقدارِ عَفْو (یعنی معاف شدہ مقدار) زائد ہوگی تو ہر مال کی محض اس زائد مقدارِ عفو کو آپس میں ملا کر اُس نصاب کے مطابق حساب لگایا جائے گا جس میں زکوٰۃ زیادہ بنے۔(مثلاً 8 تولے سونا اور 53 تولے چاندی ہو تو دونوں میں آدھا آدھا تولہ مقدارِ عفو ہے ان دونوں کو ملا کر حساب لگایا جائے گا۔)

تیسری: نصاب کو پہنچنے کے بعد ایک مال کی کچھ مقدارِ عَفْو (یعنی معاف شدہ مقدار) زائد ہوگی جبکہ دوسرا مال بغیر عفو کے ہو تو پہلے مال کی محض اس زائد مقدارِ عفو کو دوسرے مال (بغیر عفو والے) میں ملائیں گے مثلاً سونے کا نصاب مع عفو ہے اور چاندی کا نصاب بغیر عفو کے تو سونے کے محض عفو کو چاندی میں ملائیں گے۔(8 تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی ہو تو سونے کی زائد مقدار (عفو) کو چاندی میں ملا کر حساب لگایا جائے گا۔) (10)'

☜ دونوں میں سے جس کا نصاب (بغیر عفو کے) مکمل ہوگا اس میں دوسرے مال کو ملا دیں گے مثلاً ساڑھے باون تولے چاندی ہے اور سونا 4 تولے تو سونے کو چاندی میں ملا دیں گے اور اگر اس کے برعکس ہو یعنی سونا ساڑھے سات تولے اور چاندی 40 تولے ہو تو چاندی کو سونے میں ملائیں گے (11)'

☜ زکوٰۃ میں سونے یا چاندی کی جگہ ان کی قیمت دے دینا جائز ہے، در مختار میں ہے: ''زکوٰۃ میں قیمت دے دینا بھی جائز ہے(12)'

☜ شرعاً قیمت اس کو کہتے ہیں جو اس چیز کا بازار میں بھاؤ ہو، اتفاقی طور پر یا بھاؤ تاؤ کرنے کے بعد کمی یا زیادتی کے ساتھ کوئی چیز خرید لی جائے تو اس کو قیمت نہیں کہیں گے (بلکہ ثمن کہیں گے)۔ (13)'

☜ جس مقام پر اشیاء واقعی حکومتی ریٹ کے مطابق فروخت ہوتی ہوں وہاں اسی ریٹ کا اعتبار ہوگا اور اگر حکومتی ریٹ او ر بازار کے بھاؤ میں فرق ہو تو بازار کے بھاؤ کا اعتبار ہوگا۔(14)'

☜ قیمت اس جگہ کی ہونی چاہیے جہاں مال ہے۔(15)

☜ قیمت نہ تو بنوانے کے وقت کی معتبر ہے نہ ادائیگی زکوٰۃ کے وقت کی بلکہ جب زکوٰۃ کا سال پورا ہوا اسی وقت کی قیمت کا حساب لگایا جائے گا۔(16)

سونے چاندی کی زکوٰۃ کا حساب کیسے لگائیں؟

اِس کی دو صورتیں ہیں :

(ا) آپ رقم کی صورت میں زکوۃ دینا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔یا

(۲) سونے یا چاندی کی صورت میں۔

(1) اگر رقم کی صورت میں زکوۃ دینا چاہتے ہیں تو آسان ترین حساب یہ ہے کہ زکوۃ کا سال پورا ہونے پر ان کی قیمت معلوم کرلیں پھر اس کا 2.5% (یعنی ہر سو روپے پر اڑھائی روپے) بطورِ زکوۃ ادا کردیں۔اس طرح چاہے تھوڑی رقم زائد چلی جائے لیکن زکوۃ مکمل ادا ہونا یقینی ہے اور زائد رقم نفلی صدقہ شمار ہوگی۔ (زائد رقم کیسے جائے گی اس کی وضاحت کے لئے اسی کتاب کے صفحہ نمبر 27 کو دوبارہ ملاحظہ کرلیجئے۔)

(2) اگر آپ سونے کی زکوۃ سونے کی صورت میں یا چاندی کی زکوۃ چاندی کی صورت میں دینا چاہتے ہیں تو اس کا بھی چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) بطورِ زکوۃ دینا ہوگا۔اس کا حساب یوں لگائیں گے کہ (سُنار سے حاصل کی گئ معلومات کے مطابق) ایک تولہ تقریباً 11 گرام 665 ملی گرام کے برابر ہوتا ہے۔لہٰذا ساڑھے سات تولے کی زکوۃ (2.5%) تقریباً 2 گرام 187 ملی گرام سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی کی زکوۃ (2.5%) تقریباً 15 گرام 310 ملی گرام چاندی بنے گی۔

اور اگر آپ کے پاس نصاب سے تھوڑی زائد سونا یا چاندی ہو تو آسانی اسی میں ہے کہ سونے کی کل مقدار کا اڑھائی فیصد یا چاندی کی کل مقدار کا اڑھائی فیصد بطورِ زکوۃ ادا کردیجئے کہ اس طرح چاہے کچھ مقدار زائد چلی جائے لیکن زکوۃ مکمل ادا ہونا یقینی ہے اور زائد مقدار نفلی صدقہ شمار ہوگی۔(17)'

نوٹ: زکوۃ کا پورا پورا حساب جاننے کے لئے ''بہارِ شریعت'' حصہ 5 کا مطالعہ کرلیجئے۔

کھوٹ کا حکم

اگر سونے چاندی میں کھوٹ ہو تو اس کی 3 صورتیں ہیں :

(1) اگر سونا یا چاندی کھوٹ پر غالب ہوں تو کُل سونا یا چاندی قرار پائے گا اور کُل پر زکوۃ واجب ہے۔

(2) اگر کھوٹ سونے چاندی کے برابر ہو تو بھی زکوۃ واجب ہے۔

(3) اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں پھر اس کی 2 صورتیں ہیں۔

(i) اگر اس میں سونا چاندی اِتنی مقدار میں ہو کہ جُدا کریں تو نصاب کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور مال ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے گی یا وہ ثمن میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں زکوۃ واجب ہے،۔۔۔۔۔۔اور

(ii) اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیّت ہو تو بشرائط تجارت اُسے مالِ تجارت قرار دیں اور اس کی قیمت نصاب کی قدر ہو، خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو زکوۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔(18)'

پہننے والے زیورات کی زکوٰۃ

پہننے کے زیورات پر بھی زکوۃ فرض ہو گی۔(19)'

آگ کے کنگن

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے اس عورت سے پوچھا ''کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟''اس عورت نے عرض کی ''جی نہیں۔''آپ نے ارشاد فرمایا ''کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنا دے؟''

یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے آگے ڈال دیئے اور کہا: ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم) کے لئے ہیں۔''(20)'

سونے چاندی کے زیورات اور برتنوں کی زکوٰۃ

☜ اگر سونے، چاندی کے زیورات یا برتنوں وغیرہ کی زکوۃ روپوں میں دیں تو اصل سونے یا چاندی کی قیمت لیں گے (21)'۔

☜ اگر شوہر نے بیوی کو زیور بنوا کر دیا ہو تو اگر وہ زیور بیوی کی ملکیت میں دے چکا ہے تو زکوۃ بیوی ادا کرے گی اور اگر محض پہننے کے لئے دیا ہے اور مالک شوہر ہی ہے تو شوہر زکوۃ ادا کریگا۔(22)

جانوروں کی زکوٰۃ

ہر قسم کے جانور کی زکوۃ نہیں دیں گے اس میں تفصیل یہ ہے کہ

☆ جو جانور تجارت کی غرض سے خریدے گئے ہیں، وہ مالِ تجارت ہیں اور ان کی زکوۃ ان کی قیمت کے حساب سے دی جائے گی۔

☆ جو جانور سال کا اکثر حصہ جنگل میں چَر کر گزارہ کرتے ہوں اور چَرانے سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا اور فربہ کرنا ہے، یہ سَائِمَہ کہلاتے ہیں ان کی زکوۃ دینا ہوگی۔

☆ جو جانور اگرچہ جنگل میں چَرتے ہوں لیکن اس سے مقصود بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کے کام میں لانا یا سواری میں استعمال کرنا یا ان کا گوشت کھانا ہو تو یہ جانور سَائِمَہ نہیں ہیں، ان کی زکوۃ دینا واجب نہیں ہے۔

☆ جن جانوروں کو گھر پر چارہ کھلاتے ہوں ان کی بھی زکوۃ واجب نہیں ہے۔(23)'

نوٹ: جانوروں کی زکوۃ کے مصارف بھی وہی ہیں جو سونے چاندی اور کرنسی نوٹوں وغیرہ کے ہیں۔

☜ اگر جانور تجارت کے لئے خریدا تھا مگر بعد میں چَرانا شروع کر دیا تو اگر اسے سائمہ بنانے کی نیت کر لی تو اب سال شروع ہو جائے گا اور اگر نیت نہیں کی تھی تو مالِ تجارت۔(24)

☜ وقف کی جانوروں کی زکوۃ دینا واجب نہیں ہے۔(25)'

کتنی قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے؟

3 قسم کے جانوروں میں زکوۃ واجب ہے جب کہ سائمہ ہوں:

(1) اونٹ (2) گائے (3) بکری

اُونٹ کی زکوٰۃ

اُونٹ کی زکوۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 5 اونٹوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

☆ 5 سے 25 تک کی زکوۃ اس طرح دیں گے کہ ہر 5 کے بدلے ایک سالہ بکری یا بکرا دیں گے۔ ایک نصاب سے دوسرے نصاب کی درمیانی تعداد شاملِ زکوۃ نہیں ہوگی مثلاً پانچ کے بعد اگر ایک، دو، تین یا چار اونٹ زائد ہوں اُن کی زکوۃ نہیں دی جائے گی بلکہ دس اونٹ پورے ہونے پر دی جائے گی۔

☆ 25 سے 35 تک ایک بنت مخاض یعنی ایک سالہ مادہ اونٹنی جو دوسرے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆ 36 سے 45 تک ایک بنت لبون یعنی مادہ اونٹنی جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆ 46 سے 60 تک حِقّہ یعنی مادہ اونٹنی جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆ 61 سے 75 تک جذعہ یعنی مادہ اونٹنی جو چار سال کی ہو کر پانچویں برس میں ہو، دی جائے گی۔

☆ 76 سے 90 تک دو بنت لبون یعنی 2 مادہ اونٹنیاں جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆91 سے 120 تک دوحِقّہ۔ یعنی 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆121 سے 145 تک 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں اور ہر پانچ پر ایک سالہ بکری یا بکرا دیا جائے۔ مثلاً 125 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ ایک بکری، 130 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ دو بکریاں، 135 پر 2 اونٹنیوں کے ساتھ تین بکریاں، 140 میں 2 اونٹنیوں کے ساتھ چار بکریاں۔

☆145 میں 2 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں اور ایک اونٹ کا بچہ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے برس میں ہو، دیا جائے گا۔

☆150 اونٹوں پر 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی۔

☆150 سے 170 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ہر پانچ پر ایک سالہ بکری یا بکرا دیا جائے۔ مثلاً 155 پر 3 اونٹنیوں کے ساتھ ایک بکری، 160 پر اونٹنیوں کے ساتھ دو بکریاں، علی ھذا القیاس۔

☆175 سے 185 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ایک سالہ اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو دی جائے گی۔

☆186 سے 195 تک 3 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دی جائیں گی اور ایک اونٹنی جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں ہو، دی جائے گی۔

سے 200 تک 4 مادہ اونٹنیاں جو تین سال کی ہو کر چوتھے برس میں ہوں، دے سکتے ہیں۔ اگر چاہیں تو 5 مادہ اونٹنیاں جو دو سال کی ہو کر تیسرے برس میں ہوں، دے سکتے ہیں۔

☆200 سے 250 تک کا حساب اسی طرح سے کیا جائے گا جس طرح 150 سے 200 تک کیا گیا ہے۔(26)'

مزید آسانی کے لئے نیچے دیا گیا جدول ملاحظہ کیجئے:

اونٹوں کی تعداد	زکوٰۃ
5 سے 9 تک	ایک بکری
10 سے 14 تک	دو بکریاں
15 سے 19 تک	تین بکریاں
20 سے 24 تک	چار بکریاں
25 سے 35 تک	اونٹ کا ایک سال کا مادہ بچہ
36 سے 45 تک	اونٹ کا دو سال کا مادہ بچہ
46 سے 60 تک	تین سال کی اونٹنی
61 سے 75 تک	چار سال کی اونٹنی
76 سے 90 تک	دو، دو سال کی دو اونٹنیاں
91 سے 120 تک	تین، تین سال کی دو اونٹنیاں

☜اُونٹوں کی زکوۃ میں مادہ اونٹنی کی جگہ نَر اونٹ بھی دیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے وہ قیمت میں مادہ سے کم نہ ہو۔ ☆

☜اونٹوں کی زکوۃ میں مذکورہ جانوروں کی جگہ ان کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

گائے کی زکوٰۃ

گائے اور بھینس کی زکوۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 30 گایوں یا بھینسوں پر نصاب پورا ہوتا ہے، تیس سے کم میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

☆30 سے 39 تک کی زکوۃ میں سال بھر کا بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆40 سے 59 تک کی زکوۃ میں دوسالہ بچھڑا، یا بچھیا دیں گے۔

☆60 میں سال بھر کے 2 بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔

☆70 میں سال بھر کا 1 اور ایک 2 سالہ بچھڑا یا بچھیا دیں گے۔

☆ 80 میں 2 سالہ دو بچھڑے یا بچھیا دیں گے۔(27)'

مزید آسانی کے لئے جدول ملاحظہ کیجئے:

گائے یا بھینس کی تعداد	زکوٰۃ
30 ہوں تو	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا
40 ہوں تو	پورے دوسال کا بچھڑا یا بچھیا
60 ہوں تو	ایک ایک سال کے دو بچھڑے یا بچھیاں
70 ہوں تو	ایک سال کا بچھڑا اور ایک دوسال کا بچھڑا
80 ہوں تو	دوسال کے دو بچھڑے

بکریوں کی زکوٰۃ

بکریوں، بکروں، بھیڑوں یا دُنبوں کی زکوۃ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

☆ کم از کم 40 بکریوں یا بکروں وغیرہ پر نصاب پورا ہوتا ہے، چالیس سے کم میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

☆40 سے 120 تک کی زکوۃ میں سال بھر کی بکری یا بکرا دیں گے۔

☆121 سے 200 تک کی زکوۃ میں سال بھر کی 2 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆201 سے 399 تک کی زکوۃ میں سال بھر کی 3 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆400 میں سال بھر کی 4 بکریاں یا بکرے دیں گے۔

☆اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری یا بکرے کا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔(28)'

مزید آسانی کے لئے جدول ملاحظہ کیجئے:

بکریوں کی تعداد	زکوٰۃ
40 سے 120 تک	ایک بکری
121 سے 200 تک	دو بکریاں
201 سے 399 تک	تین بکریاں
400 پورے ہونے پر	چار بکریاں
400 سے زیادہ ہوں تو	ہر سو پر ایک بکری

جانوروں کی زکوٰۃ کے دیگر مسائل

کتنی عمر کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے؟

☜ ایک سال کی عمر کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے مثلاً اگر 39 بکریاں سال سے کم عمر کی ہیں اور ایک سال بھر کا ہو چکا تو اب تمام کو شاملِ حساب کیا جائے گا اور اگر کوئی بھی سال بھر کا نہیں تو نہیں کیا جائے گا۔(29)'

☜ اگر کسی کے پاس اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی نصاب کو نہ پہنچتا ہو تو ان کو نہیں ملایا جائے گا۔(30)'

گھوڑے گدھے اور خچر کی زکوٰۃ

گھوڑے گدھے اور خچر کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے اگرچہ سائمہ ہوں، ہاں! اگر تجارت کے لئے ہوں تو واجب ہے۔(31)'

مال تجارت پر زکوٰۃ

مال تجارت پر زکوٰۃ مکمل تفصیل کے ساتھ اگلی فصل میں آرہا ہے۔

حوالہ جات

-(1)،،،، (الفتاوی الهندية"، كتاب الزكاة، الباب الأول، ج۱، ۱۷۴. فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ، ج۱۰، ص۱۶۱، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان. بہارشریعت ،ج۱،حصہ۵،ص۸۸۲،مسئلہ ۳۳)
-(2)،،،،،،،، (بہارشریعت،ج۱،حصہ ۵،ص۹۰۲)
(3)،،،،،، (سنن ابی داؤد ،کتاب الزكاة،باب فی زكاة السائمة،الحديث۱۵۷۳،ج۲،ص**100لناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت**
-(4)،،،،،، (فتاوٰی امجدیہ ،ج۱،ص ۳۷۸ دائرة المعارف الامجدیہ)
-(5)،،،،، (ماخوذازفتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰، ص۸۵)
-(6)،،،،،، (ماخوذازفتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰، ص۸۵)
-(7)،،،، (ردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ المال،ج۳،ص۲۷۱ ملخصاً)
-(8) ،،،،،(شرح نقایہ،کتاب الزکوٰۃ ،ج۱،ص۳۱۳)
-(9)،،،،، (ماخوذ از بدائع الصنائع ،فصل وامامقدار الواجب فیہ ،ج ۲، ص116 **الناشر: دار الكتب العلمية-الطبعة: الثانية، 1406هـ - 1986م**)
-(10)،،،،، (ماخوذازالفتاویٰ الهندیہ،کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول ،الفصل الاول فی زکوٰۃ الذهب والفضۃ ، ج۱، ص۱۷۹**الناشر: دار الفكر**
الطبعة: الثانية، 1310 ه/وفتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ج۱۰،ص۱۱۶)
-(11)،،،،،،، -(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ،ج۱۰،ص۱۱۵)
-(12)،،،،،،،، (الدر المختار،کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ الغنم ،ج2ص282)
-(13)،،،،،،، (فتاویٰ امجدیہ ج ۱ص۳۸۲ دائرةالمعارف الامجدیہ)
(14)،،،،،،، (فتاویٰ امجدیہ ،ج ۱،ص۳۸۶،ملخصاً)
-(15)،،،، ' (بہارشریعت ،ج۱،حصّہ ۵،مسئلہ ۱۸،ص۹۰۸)
-(16)،،،،، ' (ماخوذازفتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰،۱۳۳)
-(17)،،،،،، (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ جلد ۱۰،وبہارشریعت حصہ پنجم)
(18)،،،،، (ماخوذ از بہارِ شریعت ،ج۱،حصہ ۵،مسئلہ نمبر ۶،ص۹۰۴)
-(19)،،،،،،،، (الدر المختار وردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ المال ،ج2،ص295،ملخصاً**الناشر: دار الفكر-بيروت الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م**
-(20)،،،،،،، (سنن ابی داؤد،کتاب الزکوٰۃ،باب الکنزماهو؟الحديث ۱۵۶۳،ج۲،ص95 **لناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت**)
-(21)،،،،،،،، (فتاویٰ امجدیہ ،ج۱،ص۳۷۸)
-(22)،،،،،،،، ' (ماخوذاز فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ،کتاب الزکوٰۃ،ج۱۰، ص۱۳۳
-(23)،،،،،،،، (ماخوذ از الدرالمختارو در المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب السائمۃ،ج2،ص276
الناشر: دار الفكر-بيروت الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م
-(24)،،،،،،، ' (الفتاویٰ الهندیۃ،کتاب الزکوٰۃ،الباب الثانی ،الفصل الاول،ج۳،ص۱۷۷)**الناشر: دار الفكرالطبعة: الثانية، 1310 هـ**
-(25)،،،،،، ذاز الدرالمختارو رد المحتار ، کتاب الزکوٰۃ ، باب السائمۃ،ج۳،ص ۲۳۶) **الناشر: دار الفكر-بيروت**

الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م

-(26)،،،،،،،، (الفتاوٰی الهندیہ،کتاب الزکوٰۃ،الباب الثانی،الفصل الثانی ،ج۱، ص۱۷۷، الدرالمختار،کتاب الزکوٰۃ،باب نصاب الابل،ج۳،ص۲۳۸)

-(27)،،،،،،،، (الدر المختار،کتاب الزکوٰۃ ،باب زکوٰۃ البقر،2،ص۳۴۱)

-(28)،،،،،،، (الفتاویٰ الهندیہ ،کتاب الزکوٰۃ ،الباب الثانی فی صدقۃ السوائم،الفصل الرابع،ج۱،ص۱۷۸)

-(29)،،،،،،، (ماخوذ از الجوہرۃ النیرہ ،کتاب الزکوٰۃ،با ب زکوٰۃالخیل ،ج1ص119 **الناشر: المطبعة الخيريةالطبعة: الأولى، 1322هـ**

(30)،،،،،، (ماخوذ از الدرالمختار،کتاب الزکوٰۃ،با ب زکوٰۃالمال ،ج2،ص394

-(31)،،،،،، (ماخوذ از الدرالمختار،کتاب الزکوٰۃ،با ب زکوٰۃالغنم ،ج2،ص282 **الناشر: دار الفكر-بيروت الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م**

(مال تجارت پر زکوٰۃ کے متعلق فقہاء کی آراء)

عروض تجارت کالغوی واصطلاحی معنی

لغوی تحقیق:

عروض التجارة جمع عرض – بسكون الراء – وهو ما ليس بذهب أو فضة، مضروباً كان، كالجنيه والريال، أو غير مضروب. كحلية النساء

لفظ "عروض" (جو تجارت کا مضاف ہے) عرض۔بسکون را۔کی جمع ہے اس سے مراد وہ شیء ہے جو چاندی یاسونا نہ ہو خواہ وہ سکے کی شکل میں ہو جیسے پونڈ یاریال یاسکے کی شکل میں نہ ہو جیسے عورتوں کازیور۔(1)

الموسوعۃالفقیہ میں ہے

وَالْعَرْضُ بِسُكُونِ الرَّاءِ، هُوَ كُل مَالٍ سِوَى النَّقْدَيْنِ، قَال الْجَوْهَرِيُّ: الْعَرْضُ الْمَتَاعُ، وَكُل شَيْءٍ فَهُوَ عَرْضٌ سِوَى الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ فَإِنَّهُمَا عَيْنٌ، وَقَال أَبُو عُبَيْدٍ: الْعُرُوض الأَمْتِعَةُ الَّتِي لاَ يَدْخُلُهَا كَيْلٌ وَلاَ وَزْنٌ وَلاَ يَكُونُ حَيَوَانًا وَلاَ عَقَارًا. أَمَّا الْعَرَضُ بِفَتْحَتَيْنِ فَهُوَ شَامِلٌ لِكُل أَنْوَاعِ الْمَال، قَل أَوْ كَثُرَ، قَال أَبُو عُبَيْدَةَ: جَمِيعُ مَتَاعِ الدُّنْيَا عَرَضٌ. وَفِي الْحَدِيثِ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ.

عروض تجارت (اموال تجارت) میں لفظ عروض راکے سکون کے ساتھ سونے چاندی کے علاوہ ہر مال ہے۔

جوہری نے کہا "عرض" سامان ہے اور دراہم ودنانیر کے علاوہ ہر چیز عرض ہے اور یہ دونوں عین ہیں۔(2)۔

اور ابوعبید نے کہا: عرض وہ سامان ہیں جن میں کیل اور وزن داخل نہ ہو نہ وہ حیوان ہو اور نہ جائیداد غیر منقولہ۔

لیکن عرض عین اور راکے زبر کے ساتھ وہ مال کی تمام اقسام کو شامل ہے خواہ وہ کم ہو یازیادہ،

ابوعبید نے کہا کہ دنیاکاتمام سامان عرض ہے،اور حدیث میں ہے، لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ مالداری سامان کی کثرت سے نہیں۔(3)

فتح القدیر میں ہے: فَالصَّوَابُ اعْتِبَارُهَا هُنَا جَمْعَ عَرْضٍ بِالسُّكُونِ عَلَى تَفْسِيرِ الصِّحَاحِ فَتَخْرُجُ النُّقُودُ فَقَطْ لَا عَلَى قَوْلِ أَبِي عُبَيْدٍ وَإِيَّاهُ عَنَى فِي النِّهَايَةِ،

یہاں پر عرض (بسکون) کی جمع کااعتبار کرنا صحیح ہے تو خارج ہونگے اس سے نقود (سوناچاندی) فقط ابوعبیدہ کے قول پر اعتبار درست نہیں ہے(4)

اصطلاحی معنی:

اصطلاح فقہاء میں سونا چاندی کے علاوہ ہر شیء جو بیچنے کی نیت سے خریدی گئی اس میں داخل ہے جبکہ اسکی قیمت نصاب تک پہنچی ہوئی ہو جیسے کہ شامی، مغرب، اور بحر وغیرہ میں ہے۔ (5)

اموال تجارت میں زکوٰۃ کا حکم،

جمہور فقہاء کے نزدیک مفتی بہ قول یہ ہے کہ سامان تجارت میں زکاۃ واجب ہے (الا اصحاب الظواہر سنذ کر اختلا فھم مع ردھم من الجمہور) جمہور کا استدلال اللہ تعالٰی کے اس ارشاد سے ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ۔

اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔ (6)

اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہے: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ،

بے شک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا حکم دیتے تھے کہ ہم ان سامانوں کی زکاۃ نکالیں جنہیں ہم خرید و فروخت کرنے کے لیے رکھتے ہیں، (7)

اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اس حدیث مرفوع سے: «فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا , وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبُزِّ صَدَقَتُهُ۔

اونٹ میں اسکی زکاۃ ہے بکری میں اسکی زکاۃ ہے اور کپڑے میں اسکی زکاۃ ہے،

اور حماس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا تم اپنے مال کی زکاۃ ادا کرو میں نے کہا: میرے پاس تو صرف چمڑے کی ترکش ہیں تو آپ نے فرمایا: اسکی قیمت لگاؤ پھر اسکی زکاۃ ادا کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنے مالک کے تیار کرنے کی وجہ سے بڑھوتری کے لیے رکھے ہوئے ہیں، لہذا وہ اسکے مشابہ ہو گیا جو خلقی طور پر افزائش کے لیے ہوتا ہے جیسے سائمہ جانور اور سونا چاندی (8)

اصحاب ظواہر کا موقف ودلائل

اصحاب ظواہر کہتے ہیں کہ کہ مال تجارت میں زکوٰۃ اصلا نہیں،

دلیل یہ دیتے ہیں کہ، وجوب زکاۃ نص سے جانا جاتا ہے اور نص دراھم ودینار اور سوائم میں وارد ہوئی ہے، اگر انکے علاوہ میں زکاۃ واجب کریں تو یہ ان پر قیاس کرکے ہو سکتی ہے، اور قیاس حجت نہیں خصوصا مقادیر کے باب میں،

اصحاب ظواہر کا رد:

ہماری دلیل کچھ تو وہی ہیں جو اوپر ذکر کر دی ہیں، مزید دلائل درج ذیل ہیں۔ ☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ادوا زکاۃ اموالکم، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو، ☆ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ – رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ – عَنْ النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – أَنَّهُ قَالَ: «فِي الْبُرِّ صَدَقَةٌ» گیہوں میں زکوۃ ہے، ، ☆ وَقَالَ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –: «هَاتُوا رُبُعَ عُشْرِ أَمْوَالِكُمْ» اپنے اموال کی اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کرو،

اور اس لیے بھی کہ مال تجارت مال نامی اور حاجت اصلیہ سے زائد ہوتا ہے تو یہ سوائم کی طرح مال زکوۃ ہوا۔
مزید یہ کہ انکے اس قول " وجوب زکاۃ نص سے جانا جاتا ہے " سے بھی جواب نکل رہا ہے کیونکہ ہم نے نص سے ہی مال تجارت پر وجوب زکاۃ کو ثابت کیا ہے، (9)

مالِ تجارت پر وجوب زکوٰۃ کی شرائط میں فقہاء کی آراء

شوافع کا مذہب،

شافعیہ کہتے ہیں کہ مالِ تجارت پر زکوٰۃ واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں،

اول: یہ کہ وہ مال کسی شیء کے عوض مثلا خریدنے سے حاصل ہو۔ لہذا اگر کسی شخص نے کوئی مال تجارت کی نیت سے خرید اخواہ نقد لیا ہو یا میعادی ہو، تو اس مال کی زکوٰۃ واجب ہے۔ اسکا طریقہ آگے بتایا جائے گا۔ لیکن اگر وہ مال کسی شی کے عوض میں ہاتھ نہ آیا ہو، مثلا کسی شخص کے ورثے میں مال تجارت آیا ہو تو اس مال پر زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اسے تجارت کی غرض سے کام میں نہ لایا جائے،

دوسری شرط: یہ ہے کہ تجارت کرنے کی نیت مبادلہ یا مجلسِ عقد ہی میں کی گئی ہو۔ اگر اس وقت تجارت کی نیت نہیں کی تو اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہو گی،۔ اور ہر تبادلہ کے وقت جداگانہ نیت شرط ہے، اور جب تمام راس المال دیا جا چکے تو سامانِ تجارت لیتے وقت

نیت کرنا واجب نہیں کیونکہ اس مال کو پہلے ہی سے مال تجارت قرار دیا چکا جو کافی ہے،

تیسری شرط: یہ ہے کہ اس مال کو اپنے فائدے اور کام کے لیے روکنے اور عدم تجارت کا قصد نہ ہو۔ اگر ایسا ارادہ ہو تو سال کی مدت منقطع ہو جائے تو اسے کاروبار میں لگانے کے ساتھ ہی از سر نو تجارت کی نیت کرنا ہو گی،

چوتھی شرط: کہ مال کا مالک ہونے کے بعد اس پر ایک سال گزر جائے، اگر پورا سال نہیں گزرا تو زکاۃ نہ ہو گی، البتہ اگر مال کی قیمت جس سے وہ مال خریدا گیا نقد رائج الوقت کی شکل میں ہو اور اسکی مقدار نصاب کے برابر ہو یا نصاب سے کم ہو لیکن اسکے علاوہ وہ

شخص اور مال کا بھی مالک ہو جسے ملا کر نصاب پورا ہو تا ہو ا، ن دونوں صورتوں میں مالِ تجارت پر زکوٰۃ واجب ہو گی جب کہ اصل مال یعنی نقدی پر ایک سال گزر جائے،

پانچویں شرط: دوران سال تمام مالِ تجارت ایسی نقدی میں منتقل نہ ہو گیا ہو جس سے مال کی قیمت لگائی جاتی ہے۔ جیسا کہ مالِ تجارت کی زکاۃ کے طریقے کے بیان میں آئے گا، اور نہ اسکی مقدار نصاب کم رہ جائے۔ پس اگر تمام مال نقدی کی شکل میں آجائے اور اسکی مقدار نصاب سے کم ہو تو سال کا تسلسل ٹوٹ جائے گا، اب اس نقدی سے اگر پھر مال تجارت خریدا گیا تو اس کا سال اس خرید کے وقت سے شروع ہو گا، اور سابقہ وقت کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ لیکن اگر صورت یہ ہو کہ مال تجارت کچھ نقدی کی صورت میں آگیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور کچھ مال کی شکل میں باقی رہا یا تمام مال نصاب کے مساوی قیمت میں نقد یا مال کے

بدلے فروخت کر دیا، یا نقدی کے عوض فروخت کیا لیکن اخیر سال تک اسکی قیمت نہیں لگائی گئی جیسا کہ آگے بتایا جائے گا تو سال نہیں ٹوٹے گا،

چھٹی شرط: یہ ہے کہ مال کی قیمت سال کے اخیر میں نصاب کے برابر پہنچ جائے کیونکہ (زکاۃ عائد ہونے کے بارے) سال کے اخیر کا اعتبار ہوتا ہے پورے سال کا یا سال کے دونوں سروں کا اعتبار نہیں ہو گا، اگر تجارت کا مال ایسا ہے جسکی زکاۃ بجائے خود عائد ہوتی ہے، مثلا سائمہ جانوروں یا پھل کی زکاۃ ہو تو اس میں دیکھا جائے گا کہ اگر نصاب اصل مال زکاۃ کی رو سے بھی اور قیمت کی رو سے بھی پورا ہوتا ہے، تو اس مال کی زکاۃ مویشی یا پھل کی زکاۃ کے قاعدے سے نکالی جائے گی، قیمت کے لحاظ سے نہیں، اگر یہ صورت ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کے لحاظ سے تو نصاب پورا ہوتا ہے، لیکن دوسری طرح پورا نہیں ہوتا تو جس لحاظ سے نصاب پورا ہوتا ہے، یعنی مال تجارت کی قیمت کے لحاظ سے یا خود مویشی یا پھل کے سال کے لحاظ سے تو اسی کے مطابق زکاۃ نکالی جائے،

مال تجارت کی زکاۃ اتنی بار ادا کی جائے گی، جتنی بار اس پر سال گزر جائے، بشر طیکہ نصاب (ہر سال) پورا ہوتا رہے۔

زکاۃ نکالنے کا طریقہ عند الشوافع " جو مال خرید ا گیا اسکی قیمت سونے چاندی میں جس کے عوض خرید ا گیا ہے لگائی جائے ، اگر وہ نقدی سے نہیں خرید ا گیا تو اس نقدی کے حساب سے اسکی قیمت لگائی جائے جسکا رواج شہر میں زیادہ ہو، اور جب سال تمام پر اس کی قیمت لگائی جائے تو چاہیے کہ دو عادل ماہرین اسکی قیمت لگائیں، جو قیمت کے گواہ کی حثیت میں ہوں گے۔ اس کے لیے متعدد شواہد کا ہونا ضروری ہے، اب جو قیمت لگائی اسکے دسویں حصے کی چوتھائی یعنی چالیسواں زکوۃ واجب ہے،

مالکیہ کا مذھب"

مالکیہ کے نزدیک مالِ تجارت کی زکاۃ کے لیے پانچ شرطیں ہیں اور اسکے نکالنے کا خاص طریقہ ہے۔

پہلی شرط: یہ کہ سامان تجارت ایسی اشیاء پر مشتمل ہو جسکی زکوۃ میں وہی شی بعینہ نہ دی جاتی ہو، مثلا کپڑے یا کتابوں کی تجارت (کہ ان کی زکوۃ میں کپڑا یا کتاب نہیں دی جاتی)۔ اگر اس شیء کو بعینہ زکاۃ میں دیا جاتا ہو، جیسے سونے چاندی کے زیور یا جیسے مویشی۔ اونٹ، گائے، اور بھیڑ بکریاں۔ تو ان کی زکوۃ اسی طریقہ سے واجب ہے جو جانوروں اور سونے چاندی کی زکاۃ کے بیان میں سابقا بتایا گیا، بشرط یہ کہ انکی تعداد پورا کرتی ہو۔ اگر نصاب پورا نہ ہو تو انکی زکوۃ دوسرے مال تجارت کی طرح قیمت لگا کر ادا کی جائے

دوسری شرط: یہ ہے کہ وہ مال رائج الوقت طریقہ مبادلہ کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو مثلا خرید کر یا اجرت کے طور پر، ایسا مال نہ ہو جو وراثت یا خلع یا ہبہ یا صدقہ کے طور پر حاصل ہوا ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص اس طرح مال کا مالک ہوا پھر اس مال کی تجارت کا ارادہ کر لیا اور اسے (بطور مال تجارت) فروخت کر دیا تو اسکی وصول شدہ قیمت کا سال آئندہ اس روز سے لگایا جائے گا جب قیمت وصول ہوئی، مالک ہونے کے دن سے نہیں۔ اگر وہ مال فروخت نہ کیا گیا تو نہ اسکی مالیت لگائی جائے گی اور نہ اس پر زکوۃ ہو گی، اگر چہ وہ مال چالو تجارت کا ہو۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ مالِ تجارت خریدنے کے وقت تجارت کا ارادہ ہو، خواہ یہ محض تجارت کا ارادہ ہو یا اس مال حاصل کرنا یا خود نفع اٹھانا بھی پیش نظر ہو، مثلاً تجارت کے لیے کوئی مکان خریدا ساتھ ہی اسے کرایہ پر چڑھانے کا ارادہ بھی کیا یا یہ کہ اس میں کچھ عرصہ خود رہائش رکھے پھر جب نفع نظر آئے گا اسے بیچ دے گا، ان تمام صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی جس کا طریقہ زکوٰۃِ مال کے بیان میں آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مال خریدا اور اس سے سرمایہ حاصل کرنے یا اسے کام میں لانے کے لیے روک رکھنے کی نیت ہے یا کچھ نیت نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ اس مال تجارت کو نقد دے کر یا مال معاوضہ میں (بجائے نقد کے) حاصل کیا ہو۔ لیکن اگر مال تجارت کی قیمت میں ایسا سامان دیا گیا ہو جو ہبہ یا وراثت کے ذریعہ ملا ہے تو اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔ ہاں اگر اسے فروخت کر دیا اور قیمت وصول کئے ہوئے ایک سال کی مدت گزر گئی تو زکوٰۃ عائد ہوگی

پانچویں شرط: یہ کہ مال ذخیرہ شدہ ہے اور اسکو سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر قیمت میں فروخت کیا گیا ہو یا چالو مال ہے اور اس میں سے کسی قدر بھی خواہ بمقدار ایک درھم کی قیمت کے فروخت کیا گیا ہو (تو زکوٰۃ واجب ہوگی) پس اگر ذخیرہ شدہ مال کو پورے نصاب کی قیمت میں فروخت نہیں کیا گیا یا چالو مال کو سونے چاندی کی کسی بھی مقدار سے فروخت نہیں کیا گیا تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ البتہ اگر ذخیرہ اندوز کے پاس اتنا مال ہو جو ورثہ میں ملے ہوئے مال کے ساتھ مل کر چاندی یا سونے کا نصاب پورا کر دے تو سال گزرنے کے بعد اور کان سے برآمد شدہ مال سے نصاب پورا ہوا ہو تو سال نہ گزرنے پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مالِ تجارت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ عند المالکیہ:

مال تجارت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر تاجر ذخیرہ اندوز ہے تو اس میں سے جس قدر بھی اس نے سونے چاندی سے بیچا ہو اس کو اپنے مال کے ساتھ جو اس کے پاس ہے ملا کر (بشرط تکمیل نصاب) صرف ایک سال کی زکوٰۃ نکالے، اس سے قطع نظر کہ وہ مال ذخیرہ کتنے ہی سال اسکے پاس رہا ہو۔ ان قرضوں پر زکوٰۃ نہیں ہے جو مال تجارت کی فروخت سے واجب الوصول ہیں، ہاں جب وہ قرض وصول ہو تو صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اگر تجارت کا مال چالو ہے تو تمام مال کی قیمت سال بہ سال لگا کر زکوٰۃ دی جائے، خواہ کساد بازاری کے باعث مال سالہا سال پڑا رہا ہو اور اس مال کی جو لاگت بیٹھے اسکو نقدی کے ساتھ ملا کر جو اسکے پاس ہے، اکٹھی زکوٰۃ نکالی جائے اور وہ قرضے جو مال تجارت (کی ادھار فروخت) سے قابل وصول ہیں، اگر وہ نقدی کی صورت میں ہیں اور انکی میعاد ادائیگی پوری ہو چکی ہے یا تازہ واجب الوصول قرضے ہیں اور دونوں صورتوں میں قرض کی وصولی مقروضوں سے متوقع ہے تو وہ سب (قابل زکوٰۃ مال کی) گنتی میں آئے گا اور اسکو دوسری نقدی میں جو موجود ہے شامل کر لیا جائے گا۔ اگر قرضہ مال تجارت کی شکل میں واجب الوصول ہے یا طویل المیعاد قرضہ نقدی کی شکل میں واجب الوصول ہے اور اسکی وصولیابی متوقع ہے تو اس مال کی مالیت لگا کر جتنی قیمت بیٹھتی ہے اسکو سابقہ مال میں شامل کر کے سب کی زکوٰۃ اکٹھی نکالی جائے گی اور جو مال طویل المیعاد قرضہ پر دیا گیا ہے، اسکی مالیت کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو رقم واجب

الطلب ہے اسکو موجودہ مال سے موازنہ کیا جائے۔ پھر جس قدر مال کی وہ قیمت ہو اس مال کی قیمت موجودہ سونے سے لگائی جائے۔ مثلاً کسی شخص کو (ادھار دیے ہوئے مال کی قیمت) دس پونڈ (طویل المیعاد قرضہ کے طور پر) واجب الوصول ہیں تو اب دیکھا جائے کہ اتنی رقم میں مثلاً کتنا کپڑا خریدا جاسکتا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو کہ اس سے پانچ تھان کپڑا خریدا جاسکتا ہے تو اب دیکھا جائے کہ یہ پانچ تھان موجودہ شرح نقدی سے کتنے میں فروخت ہوتا ہے۔ اگر آٹھ پونڈ اسکی قیمت لگتی ہو تو یہی آٹھ پونڈ اس دس پونڈ کے برابر متصور ہونگے جو طویل المیعاد قرضہ کے طور پر واجب الوصول ہیں۔ (اس آٹھ پونڈ) کو موجودہ نقدی اور دوسرے سامان تجارت کی قیمت میں شامل کر لیا جائے گا۔ اگر سب ملا کر نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ نکالی جائے ورنہ نہیں۔ اگر ڈوبا ہوا قرضہ ہے جس کی وصولیابی کی توقع نہیں ہے تو اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے۔ البتہ جب رقم وصول ہو جائے وصول کرنے کے بعد صرف ایک سال کی زکوٰۃ دی جائے، یہی حکم ادھار مال کے قرضہ کا ہے کہ اسکی زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد صرف ایک سال کی دی جائے۔ چالو مال تجارت کے سال کا آغاز اس وقت سے مانا جائے گا جب کوئی شخص اس قیمت کا مالک ہوا جس سے مال تجارت خرید اگیا، بشرطیکہ اسکی زکاۃ پہلے ادا نہ کی گئی ہو، اگر اس رقم پر زکوٰۃ عائد ہو چکی ہے تو اس کے سال کا آغاز اس وقت سے ہو گا جب سے اصل کا مالک ہوا یا پھر اس وقت سے جب کہ زکوٰۃ نکالی گئی درآنحالیکہ نصاب سے کم ہو، جیسا کہ پہلے بتایا گیا اور بقول راجح یہ حکم اس صورت میں بھی ہے جب کہ تجارت کے چالو ہونے میں دیر ہوئی ہو۔ رہا ذخیرہ شدہ مال سو اس کا آغاز ایک قول کے مطابق اس وقت سے ہو گا جب کہ اصل پر قبضہ ہوا یا اس وقت سے جب کہ اس کی زکوٰۃ نکالی گئی، بشرطیکہ نکالی گئی ہو۔

حنابلہ کا مذہب:

حنابلہ کہتے ہیں کہ مال تجارت کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہونے کی دو شرطیں ہیں،

پہلی شرط: یہ ہے کہ کسی شخص کو مال پر اسکے عمل کے ذریعہ مثلاً خرید کر قبضہ حاصل ہوا ہو، اگر ذاتی عمل کے نتیجہ میں مال حاصل نہیں ہوا، جیسے ورثہ میں ملا تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ مال کا مالک ہونے کے وقت تجارت کی نیت ہو، یعنی اس سے کمائی کرنا مقصود ہو، ضروری ہے کہ یہ نیت پورے سال رہے۔ اگر کوئی مال اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدا پھر اس کے بعد اس مال سے تجارت کا ارادہ کر لیا، تو وہ مال تجارت قرار نہ دیا جائے گا۔ ہاں اگر وہ مال زیور ہے جسے پہننے کے ارادہ سے خریدا اور بعد میں پہننے کے بجائے اس کی تجارت کا ارادہ کر لیا تو اس ارادہ کے ساتھ ہی وہ مال تجارت متصور ہو گا

احناف کا مذہب:

حنفیہ کہتے ہیں کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے کی چند شرطیں ہیں:

پہلی شرط: ایک شرط یہ کہ اسکی قیمت سونے چاندی کے حساب سے نصاب پورا کرتی ہو اور یہ اختیار ہے کہ سونے یا چاندی کے سکوں میں جس سکہ میں چاہے قیمت لگائی جائے۔ اگر دونوں طرح کے سکوں میں سے کسی ایک قسم کے سکوں کے حساب

سے نصاب پورا نہ ہوتا ہو، اور دوسری قسم کے سکوں سے پورا ہوتا ہو تو خاص اسی سکہ سے قیمت کا لگایا جانا ضروری ہے جس سے نصاب پورا ہو

جائے اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے جو اس شہر میں ہو۔ اگر وہ مال کسی غیر آباد جگہ بھیجا جائے (جہاں قیمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) تو اس علاقہ کے قریب جو شہر ہے وہاں کی قیمت کے لحاظ اسکی مالیت لگائی جائے، قیمت لگاتے وقت ایک مال کی مالیت دوسرے مال کی مالیت کے ساتھ ملا دیا جائے اگرچہ انکی اقسام مختلف ہوں۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ اس مال پر ایک سال گزر جائے اور اس بارے میں سال کے دونوں سروں کو دیکھا جائے گا، لہذا اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب کا مالک ہوا اور درمیان سال میں وہ مال نصاب سے کم رہ جائے لیکن سال کے خاتمہ پر پھر نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔ البتہ اگر سال کے آغاز اور انجام میں نصاب کم رہا تو زکوٰۃ واجب نہ ہو گی، جیسا کہ شرائطِ زکوٰۃ کے سلسلہ میں بتایا گیا۔ اسی طرح اگر مال کی قیمت سال کے آخر میں نصاب سے زیادہ ہو گئی تو زکوٰۃ اسی زیادتی کے مطابق نکالی جائے گی۔

تیسری شرط: یہ کہ اس مال سے تجارت کی نیت ہو اور نیت کے ساتھ عملی طور تجارتی کاروبار شروع بھی کر دیا ہو، لہذا اگر کوئی جانور خدمت کے لیے خریدا گیا پھر یہ ارادہ کیا کہ اسکی تجارت کی جائے تو وہ تجارت متصور نہ ہو گا، جب تک کہ اسے فی الواقع بیچنا یا کرایہ پر دینا شروع نہ کرے۔ اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کچھ مال تجارت عطیہ کے طور پر ملا یا کسی نے اس کے حق میں وصیت کی اور عطیہ یا وصیت کے وقت اس مال سے تجارت کی نیت کی تو یہ نیت تسلیم نہ کی جائے گی، تاوقیکہ فی الواقع اس مال سے کاروبار نہ شروع کیا جائے۔ اگر کسی نے تجارتی مال کو اسی طرح کے کسی اور مال سے مبادلہ کیا تو نیت کا انحصار اصل مالِ تجارت پر ہو گا، مبادلہ پر نیت منحصر نہ ہو گی، لہذا مبادلہ کا مال تجارت ہی کے لیے سمجھا جائے گا اور بنیادی طور پر جو نیت کی گئی تھی اسے کافی سمجھا جائے گا، ہاں اگر تبادلہ کے وقت تجارت کی نیت نہ رہی تو اب وہ مال تجارت متصور نہ ہو گا۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ اس مال میں صلاحیت ہو کہ اس میں کاشت کی یا کھڑی کھیتی اور اسکی پیداوار کو خرید الیا تو اس زمین سے جو پیداوار ہو گی اس پر عشر واجب ہو گا، زکوٰۃ واجب نہ ہو گی۔ لیکن اگر عشری میں کھیتی نہیں کی تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ یہ حکم خراجی زمین کا نہیں ہے، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اگرچہ زراعت نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی کا مالِ تجارت مویشی ہے اور ہنوز سال نہ گزرا تھا کہ اسکی تجارت کا ارادہ ترک کر دیا اور اسے دودھ یا نسل کشی کے لیے یا ایسے ہی کسی اور کام کے لیے جس کا ذکر سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں بتایا رکھا اور جنگل میں چرانا شروع کر دیا تو مال تجارت کا سال منقطع ہو جائے گا اور سال اس وقت سے شروع ہو گا جب سے کہ اسے سائمہ جانور بنایا گیا، پھر جب سال پورا ہو تو اس کی زکوٰۃ سائمہ جانور کے طریق سے نکالی جائے گی، قیمت لگا نہیں، سونے چاندی کی تجارت ہو تو اسکی زکوٰۃ نقدی کے طریق متذکرہ سابقہ کے ادا کی جائے۔ انکی زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے تجارت کی نیت شرط نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس تجارت کا مال سالہا سال پڑا رہا پھر اسکے بعد فروخت کیا تو ہر سال کی زکوٰۃ واجب ہو گی، صرف ایک سال نہیں۔ (10)

کیا سونا چاندی مال تجارت میں داخل ہیں یا نہیں؟

تین اماموں کا اس پر اتفاق ہے کہ سونے چاندی کا شمار مطلقا مال تجارت میں نہیں ہے، جبکہ مالکیہ کو صرف اس صورت میں ائمہ سے اختلاف ہے جبکہ وہ سکے کی شکل میں نہ ہو، وہ کہتے ہیں اگر سونے چاندی کا سکہ نہ ہو تو اسے مال تجارت میں شمار کیا جائے گا نقد میں شمار نہ ہو گا، لہذا اس پر لباس اور لوہے وغیرہ کی تجارت کی طرح مال تجارت کی زکوٰۃ لاگو ہو گی۔(11)

مال تجارت کے متعلق ضروری مسائل عند الاحناف

وراثت میں چھوڑا ہوا مالِ تجارت

اگر کسی نے وراثت میں مالِ تجارت چھوڑا تو اگر اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیّت کر لی تو زکوۃ واجب ہے۔(12)

مالِ تجارت کا نصاب

مالِ تجارت کی کوئی بھی چیز ہو، جس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب (یعنی ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) کو پہنچے تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے۔(13)

مال تجارت کی زکوٰۃ

قیمت کا چالیسواں حصہ (یعنی 2.5%) زکوۃ کے طور پر دینا ہوگا۔(14)

مالِ تجارت کے نفع پر زکوٰۃ

زکوۃ مال تجارت پر فرض ہوگی نہ صرف نفع پر بلکہ سال مکمل ہونے پر نفع کی موجودہ مقدار اور مال تجارت دونوں پر زکوۃ ہے۔(15)

مال تجارت کی زکوٰۃ کا حساب

مالِ تجارت کی زکوۃ دینے کے لئے اس کی قیمت لگوالی جائے پھر اس کا چالیسواں حصہ زکوۃ دے دی جائے۔(16)

قیمت وقت خریداری کی یا سال تمام ہونے کی؟

مالِ تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے۔(17)

ہول سیل کا کاروبار کرنے والے کے لئے زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

ہول سیل کاروبار کرنے والا شخص جس دن جس وقت مالکِ نصاب ہوا تھا دیگر شرائط پائے جانے اور سال گزرنے پر جب وہ دن وہ وقت آئے تو جتنا مال موجود ہے حساب لگا کر اس کی فوراً زکوۃ ادا کرے اور جو اُدھار میں گیا ہوا ہے اس کا حساب اپنے پاس محفوظ کرلے اور جب اس میں سے مقدارِ نصاب کا پانچواں حصہ اُدھار میں لئے ہوئے مال کو اصل مال سے تفریق کرے جو باقی بچے اس کی زکوۃ ادا کرے۔

ہول سیل (تھوک) کے نرخ کا اعتبار ہوگا یا ریٹیل (پرچون) کا

ہول سیل کاکاروبار کرنے والے ہول سیل کے نرخ کے اعتبار سے اور پرچون کاکاروبار کرنے والے ریٹل (پرچون) کے نرخ کے اعتبار سے قیمت نکالیں گے۔

حساب کا طریقہ

مالِ تجارت کی زکوۃ دینے والے کو چاہیے کہ وہ زکوۃ کا حساب اس طرح کرے:

موجودہ سامانِ تجارت کی قیمت

:-------------------------

کرنسی نوٹ

:-------------------------

اُدھار میں گئی ہوئی رقم

:-------------------------

اُدھار میں گیا ہوا سامانِ تجارت

:-------------------------

میزان

:-------------------------

پھر اس میں سے ادھار لی ہوئی رقم یا اُدھار میں لئے ہوئے سامانِ تجارت کی قیمت تفریق کردے اب جو باقی بچے اس کا اڑھائی فیصد (2.5%) بطورِ زکوۃ ادا کرے۔ یاد رہے کہ اُدھار میں گئی ہوئی رقم یا سامانِ تجارت کی زکوۃ فی الحال ادا کرنا واجب نہیں، لیکن آسانی کی خاطر اسے حساب میں شامل کیا گیا ہے۔(18)

کیا ہر سال زکوٰۃ دینا ہوگی؟

مالِ تجارت جب تک خود یا دیگر اموال سے مل کر نصاب کو پہنچتا رہے گا، وجوبِ زکوۃ کی دیگر شرائط مکمل ہونے پر اس پر ہر سال زکوۃ واجب ہوتی رہے گی۔(19)

خریدنے کے بعد نیت بدل جانا

اگر کسی نے کوئی چیز مثلاً کار وغیرہ تجارت کی نیت سے خریدی، مگر جب دیکھا یہ کار استعمال کے لیے بہتر ہے تو بیچنے کا ارادہ ترک کردیا، کچھ دنوں بعد اسے رقم کی ضرورت پیش آ گئی اس نے کار کو بیچنے کی نیت کرلی مگر سال بھر تک نہ بک سکی تو اس کار پر زکوۃ نہیں بنے گی کیونکہ اگر مال تجارت کے بارے میں ایک مرتبہ تجارت کی نیت تبدیل ہو گئی یا اس کو بیچنے کا ارادہ ترک کردیا پھر اس پر تجارت کی نیت کی تو وہ چیز دوبارہ مال تجارت نہیں بن سکتی۔

دُکان کی زکوٰۃ

کاروبار کے لئے دکان خریدی تو شاملِ نصاب نہیں ہوگی۔ فتاویٰ شامی میں ہے: ''دکانوں اور جاگیروں میں (زکوٰۃ نہیں)۔''(20)

کرائے پر دکان یا مکان لینے کے لئے ایڈوانس دیا، نصاب میں شامل ہوگا کیونکہ دکان یا مکان کرائے پر لینے کے لئے دیا جانے والا ایڈوانس یا ڈپازٹ ہمارے عُرف میں قرض کی ایک صورت ہے۔ لہٰذا یہ بھی شاملِ نصاب ہوگا۔(21)

دھوبی کے صابن اور رنگساز کے رنگ پر زکوٰۃ

اس سلسلے میں اُصول یہ ہے کہ ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کریگا اور کام میں اس کا اثر باقی رہے گا اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور اگر وہ ایسی چیز ہو جس کا اثر باقی نہیں رہتا تو اگرچہ بقدرِ نصاب ہو اور سال بھی گزر جائے زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ چنانچہ دھوبی پر صابن کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے کیونکہ دھوبی کا صابن فنَا (یعنی ختم) ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی چیز پر زکوٰۃ نہیں جبکہ رنگساز پر زکوٰۃ ہوگی کیونکہ رنگ کپڑے پر باقی رہتا ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ ہوگی۔(22)

خوشبو بیچنے والے کی شیشیوں پر زکوٰۃ

عطر فروش کے پاس 2 قسم کی شیشیاں ہوتی ہیں؛ ایک وہ چھوٹی شیشیاں جو عطر کے ساتھ فروخت ہوتی ہیں، ان پر زکوٰۃ ہوگی اور دوسری وہ بڑی بوتلیں یا شیشے کے جار جن میں عطر بھر کر دکان یا گھر پر رکھتے ہیں بیچتے نہیں ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔(23)

نان بائی پر زکوٰۃ

نان بائی (یعنی روٹیاں پکانے والا) روٹی پکانے کے لئے جو لکڑیاں یا آٹے میں ڈالنے کے لئے نمک خریدتا ہے، ان میں زکوٰۃ نہیں اور روٹیوں پر لگانے کے لئے تِل خریدے تو ان میں زکوٰۃ ہے۔(24)

کتابوں پر زکوٰۃ

اگر کسی کے پاس بہت ساری کتابیں ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی کیونکہ کتابوں پر زکوٰۃ واجب نہیں جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔(25)

کرائے پر دیئے گئے مکان پر زکوٰۃ

وہ مکانات جو کرائے پر اٹھانے کے لئے ہوں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں! ان سے حاصل ہونے والا نفع تنہا یا دیگر مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ کی دیگر شرائط پائے جانے پر اس پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔(26)

کرائے پر چلنے والی گاڑیوں اور بسوں پر زکوٰۃ

کرائے پر چلنے والی گاڑیوں یا بسوں پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی، ہاں ! ان کی آمدنی پر فرض ہو گی۔(27)

گھریلو سامان پر زکوٰۃ

جس کے پاس ٹی وی، کمپیوٹر، فریج اور واشنگ مشین (اوون، اے، سی) وغیرہ ہوں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی۔اس لئے کہ یہ سب گھریلو سامان ہیں، خواہ انہیں استعمال کرتا ہو یا نہیں کیونکہ یہ مالِ نامی نہیں ہیں۔(28)

سجاوٹ کی اشیاء پر زکوٰۃ

مکان کی سجاوٹ کی اشیاء مثلاً تانبے، چینی کے بر تن وغیرہ پر زکوۃ نہیں، اگرچہ لاکھوں روپے کی ہوں۔(29)

بیعانہ میں دی گئی رقم پر زکوٰۃ

ہمارے ہاں بیعانہ زرِ ضمانت کے طور پر عموماً خرید وفروخت سے پہلے اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس چیز کو ہم ہی خریدیں گے۔یہ بیعانہ محض امانت یا اجازتِ استعمال کی صورت میں قرض ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں یہ بیعانہ بھی شاملِ نصاب ہوگا (30)۔

خریدی گئی چیز پر قبضہ سے پہلے زکوٰۃ

اگر کسی نے کوئی چیز خریدی مگر قبضہ نہیں کیا تو ایسی صورت میں خریدار یا بیچنے والے کسی پر زکوۃ نہیں۔خریدار پر اس لئے نہیں کہ قبضہ نہ ہونے کے سبب اس کی مِلک کامل نہیں ہوئی جو کہ وجوبِ زکوۃ کے لئے شرط ہے اور بیچنے والے پر اس لئے نہیں کہ بیچ دینے کے سبب وہ اس کا مالک نہ رہا، ہاں ! قبضہ ہونے کے بعد خریدار کو اِس سال کی بھی زکوۃ دینا ہو گی۔صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃاللہ الغنی بہارِ شریعت ج1، حصہ 5، صفحہ 878 میں لکھتے ہیں: جو مال تجارت کے لیے خریدا اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ کے قبل مشتری پر زکوۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی زکوۃ واجب ہے۔(31)

خلاصئہِ بحث

خلاصہ یہ کہ

☆:زکاۃ دین اسلام کا نماز کے بعد اہم رکن ہے جو ہر مسلمان آزاد عاقل بالغ مالک نصاب (مع شرائط اخری التی وردت فی الابتدء بالتفصیل) پر فرض ہے، اور اسکا منکر کافر ہے، اور فرض ہونے کے باوجود نہ دینے والا آخرت اذیت ناک عذابات کے ساتھ ساتھ دنیامیں کئی طرح کی مصائب میں پھس جاتا ہے،

☆:اسلام میں صرف تین قسم کے اموال پر مخصوص شرائط کے ساتھ زکاۃ فرض ہے، اور وہ سونا چاندی۔سائمہ جانور، اور مال تجارت، ہیں انکے مصارف وہی ہیں جو پ ۱۰، التوبۃ: ٦٠.
میں مذکور ہیں،

☆:اصحاب ظواہر کے سوا تمام ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے (مع الشرائط المخصوصہ التی عند کل احد)

☆:اوپر مذکور تین اقسام جب نصاب کو پہنچ جائیں تو اڑھائی فیصد زکاۃ نکالی جائیگی،

تجاویز: مسائل زکوٰۃ کے موضوع پر ابھی کام کرنے کی کی کافی ضرورت ہے، خصوصا نو پید مسائل کو آسان انداز میں حل کرنے کی بے حد ضرورت ہے ،

تمت بالخیر

حوالہ جات

(1) (الفقه على المذاهب الأربعة زكاة عروض التجارة ج1 ص550الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان)

(2) الموسوعة الفقهية الكويتية حكم زكاة فی عروض التجارت ج23ص268صادر عن: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية - الكويت

(3) لسان العرب فصل عين المهملہ ج 7ص 170 الناشر: دار صادر - بيروت الطبعة: الثالثة - 1414 هـ

(4))،فتح القدیر فَصْلٌ فِي الْعُرُوضِ ج 2 ص217 الناشر: دار الفكر

(5) رد المحتار على الدر المختارباب زكوٰة المال ج2ص 298 الناشر: دار الفكر-بيروت الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م

(6)) (پارہ3 البقرہ 2،آیت 267)

(7)) (سنن أبي داودبَابُ الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِج 2 ص95حديث ا562الناشر:المكتبة العصرية، صيدا – بيروت)

(8) (الموسوعة الفقهية الكويتية،زَكَاةُ عُرُوضِ التِّجَارَةِج23ص269)

(9) (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع ،كتاب الزكاه ،فصل فی اموال التجارت ج2ص20 الناشر: دار الكتب العلمية ،الطبعة: الثانية، 1406هـ - 1986م)

(10) (الفقه على المذاهب الأربعة، زكاة عروض التجارة،ج1 ،ص550تا 53 عبد الرحمن بن محمد عوض الجزيري (المتوفى: 1360هـ)

(11) (الفقه على المذاهب الأربعة زكاة عروض التجارة ج1 ص550الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان)

(12) (بہارِ شریعت ،ج۱،حصہ۵،مسئلہ۳۶،ص ۸۸۳)

(13) (بہارِ شریعت ،ج۱،مسئلہ ۴،حصہ۵، ص۹۰۳)

(14) (فتاوٰی امجدیہ ،ج۱،ص ۳۷۸)

(15)) (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،کتاب الزکوٰۃ،ج۱۰، ص۱۵۸)

(16) (ماخوذاًفتاویٰ امجدیہ ج ۱ص۳۷۸)

(17) (بہارِ شریعت ،ج۱،حصہ ۵،مسئلہ ۱۶،ص ۹۰۷ مکتبۃ لمدینہ کراچی)

(18) (ماخوذ از فیضان زکوٰۃ ص41 مکتبۃ المدینہ کراچی)

(19) (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،کتاب الزکوٰۃ،ج۱۰، ص۱۵۵)

(20)) (الدر المختار وردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ،مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع،ج۳،ص۲۱۷)

(21) (وقارالفتاوٰی،ج۱،ص۲۳۹)

(22) (الفتاوی الھندیۃ،کتاب الزکوٰۃ ،الباب الاول ،ج۱،ص۱۷۲ملخصاً)

(23) (ردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ،مطلب فی زکوٰۃ ثمن...الخ ،ج2،ص۲۱۸ ملخصاً)

(24) (الفتاوی الھندیۃ،کتاب الزکوٰۃ ،الباب الاول ،ج۱،ص۱۸۰)

(25) (الدر المختار وردالمحتار،کتاب الزکوٰۃ،مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبیع،ج۳،ص۲۱۷)

(26) (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰،ص۱۶۱ملخصاً)

(27) (فتاویٰ فقیہ ملت،کتاب الزکوٰۃ،ج۱، ص۳۰۶)

(28) (وقارالفتاویٰ،کتاب الزکوٰۃ،ج۲،ص۳۸۹)

(29) (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،کتاب الزکوٰۃ،ج۱۰، ص۱۶۱)

(30) (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجَہ،ج۱۰، ص۱۴۹)

(31) الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب في زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ج۳، ص۲۱۵،بہار شریعت ،ج۱،مسئلہ ۱۶،حصہ ۵،ص۸۷۸(

فہارس الآیات

فہارس الاحادیث

(1)،،،،،،القرآن الکریم،کلام الٰہی عزوجل

(2)، صحیح البخاری،،،المؤلف: محمد بن إسماعیل إبو عبد اللہ البخاری الجعفی 256ھ،،،،الناشر: دار طوق النجاۃ
(3) سنن نسائی،،،،المؤلف: إبو عبد الرحمٰن إحمد بن شعیب بن علی الخراسانی، النسائی (المتوفی: 303ھ)،،،الناشر: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ حلب الطبعۃ: الثانیۃ، 1406 – 1986
4)،،،،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،،،المؤلف: إبو الحسن نور الدین علی بن إبی بکر بن سلیمان الہیثمی (المتوفی: 807ھ)،،،، الناشر: مکتبۃ القدسی، القاہرۃ عام النشر: 1414ھ، 1994م
5)۔۔الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف،،،،المؤلف: عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ، إبو محمد، زکی الدین المنذری (المتوفی: 656ھ)،،،،الناشر: دار الکتب العلمیۃ –بیروت الطبعۃ: الأولی، 1417
6)۔۔۔المعجم الکبیر۔،،، سلیمان بن إحمد بن إیوب بن مطیر اللخمی الشامی، إبو القاسم الطبرانی (المتوفی: 360،،،،،ھ) دار النشر: مکتبۃ ابن تیمیۃ- القاہرۃ الطبعۃ: الثانیۃ
7)،، صحیح مسلم،،،،،۔المؤلف: مسلم بن الحجاج إبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ)،،،،الناشر: دار إحیاء التراث العربی –بیروت
8)،،، (صحیح ابن حبان،،،،المؤلف: محمد بن حبان بن إحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التمیمی، إبو حاتم، الدارمی، البُستی (المتوفی: 354ھ) ترتیب: الأمیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی (المتوفی: 739ھ)،،،،الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت الطبعۃ: الأولی، 1408ھ - 1988م
9)،،، سنن ابن ماجہ،،،،المؤلف: ابن ماجۃ إبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم إبیہ یزید (المتوفی: 273ھ)۔،،الناشر: دار إحیاء الکتب العربیۃ-
10) ،،،فتاوی رضویہ تخریج شدہ،،،،المولف: امام احمد رضا خان محدث ہندی (المتوفی 1340ھ۔،،،رضا فاؤنڈیشن جامعہ رضویہ لاہور پاکستان
11)۔۔ : الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ،،،،،وزارۃ الأوقاف والشئون الإسلامیۃ –الکویت
12)،،، الدر المختار شرح تنویر الأبصار،،،،،:المؤلف: محمد بن علی بن محمد الحِصْنی المعروف بعلاء الدین الحصکفی الحنفی (المتوفی: 1088ھ)،،،،،الناشر: دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ: الأولی، 1423ھ- 2002م
13)۔۔۔بہار شریعت،،،، مفتی امجد علی اعظمی المتوفی 1376ھ،،،،مکتبۃ المدینہ کراچی

14)،،، (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،،،۔المؤلف: علاء الدین، إبو بکر بن مسعود بن إحمد الکاسانی الحنفی (المتوفی: 587ھ) الناشر: دار الکتب العلمیۃ۔الطبعۃ: الثانیۃ، 1406ھ - 1986م
15)،،، ''الفتاوی الھندیۃ،،،''،المؤلف: لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی،،،ی۔الناشر: دار الفکر الطبعۃ: الثانیۃ، 1310ھ الناشر: دار الفکر
16)،،،،رد المحتار علی الدر المختار ،،،،،المؤلف: ابن عابدین، محمد إمین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الدمشقی الحنفی (المتوفی: 1252ھ)،،،الناشر: دار الفکر-بیروت الطبعۃ: الثانیۃ، 1412ھ - 1992م

17)۔۔۔ الہدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی المؤلف،،،: علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی، ابو الحسن برہان الدین (المتوفی: 593ھ)
الناشر: دار احیاء التراث العربی - بیروت –لبنان
18)،،،الجوہرۃ النیرۃ،،،،،المؤلف: ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی العبادی الزَّبِیدِیّ الیمنی الحنفی (المتوفی: 800ھ) ،،،،الناشر: المطبعۃ الخیریۃ
۔الطبعۃ: الأولی، 1322ھ
19)،،، سنن ابی داود،،،،،المؤلف: ابو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی (المتوفی: 275ھ)،،،
الناشر: المکتبۃ العصریۃ، صیدا - بیروت
20)،،،السنن الکبری،،،،المؤلف: احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، ابو بکر البیہقی (المتوفی: 458ھ)،،،الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت –لبنات الطبعۃ: الثالثۃ، 1424ھ - 2003م
21)۔۔۔ (فتاوٰی امجدیہ، مفتی امجد علی اعظمی۔ دائرۃ المعارف الامجدیہ
22)،،الفقہ علی المذاہب الأربعۃ ،،،المؤلف: عبد الرحمٰن بن محمد عوض الجزیری (المتوفی: 1360ھ)
الناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت –لبنان الطبعۃ: الثانیۃ، 1424ھ - 2003
23)۔۔۔۔۔: لسان العرب،المؤلف،،،: محمد بن مکرم بن علی، ابو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الرویفعی الإفریقی (المتوفی: 711ھ)،،الناشر: دار صادر –بیروت،،الطبعۃ: الثالثۃ - 1414ھ
24)۔۔۔فتح القدیر۔،،،۔المؤلف: کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بابن الہمام (المتوفی: 861ھ)،،،الناشر: دار الفکر
25)،،،، (ماخوذ از فیضان زکوٰۃ،،المولف۔ مجلس المدینۃ العلمیہ، دعوتِ اسلامی، مکتبۃ المدینہ کراچی
26)،،، وقار الفتاوی ،،،، مفتی وقار الدین قادری المتوفی 1413ھ،،،،،بزم وقار کراچی
27)-- (فتاویٰ فقیہ ملت،،،،، مفتی جلال الدین امجدی المتوفی، 1422ھ ،،،،،، شبیر برادر لاہور